تعلیماتِ بائبل مُقدّس
کی سِلسِلہ وار کُتب 2

یعقوب کے عام خط
کے متعلق خودآموز
مطالعہ کا کورس

زِندہ اِیمان

زِندہ اِیمان

یعقوب کے عام خط کے متعلق
شخصی مطالعہ کا کورس

اشاعت سوئم: فروری 2015

حق طبع محفوظ: 2003

دوسرے کورس
کی
دوسری کتاب

فہرست مضامین

پیش لفظ... 1

یعقوب کا عام خط.. 3

پہلا باب: اِیمان... 11

دوسرا باب: گناہ سے مقابلہ....................................... 23

تیسرا باب: زبان... 37

چوتھا باب: دوسروں کے احوال.................................. 49

پانچواں باب: ہم خُدا کی طرف رجوع کریں..................... 63

تشریحات... 81

امتحانی جوابات... 85

نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ........................... 87

پیش لفظ

بائبل مقدس میں ایک عام خط جو کہ خُدا کے بندہ یعقوبؔ نے پاک روح کی ہدایت سے تحریر کیا اور یہ کتاب اُسی عام خط کی روشنی میں مسیحی زندگی کو پیش کرتی ہے۔ یعقوب کے عام خط کی تعلیمات اور اصلاح کی باتیں آج بھی ہمارے لِئے مددگار اور مشعلِ راہ ہیں جیسی وہ آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے تھیں۔

اِس کتاب کے تمام ابواب کا آغاز چند مقاصد کی ایک فہرست سے ہوتا ہے جن کو ایک چھوٹے ستارے (☆) کے نشان سے واضِح کیا گیا ہے۔ مقاصد کی یہ فہرست باب کے مضمون کو واضح کرتی ہے۔ ہر باب میں چند سوالات اور آخر میں ایک امتحانی سوالنامہ بھی ہے جن کے جوابات آپ تحریر کریں گے۔ تمام جوابات کی پڑتال آپ کتاب میں سے ہی کر سکتے ہیں اور اِس سے بیشتر کہ آپ مزید پڑھیں ہر جواب کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

اِس کتاب کے آخر میں نتائج کے حصول کیلئے سوالنامہ بھی ہے جس کو آپ نے حل کرنا ہے۔ جب آپ اُس نتائج کے حصول کیلئے سوالنامہ کو مکمل کر لیں تو اُس کو کتاب کے آخری صفحہ پر درج پتہ پر بذریعہ ڈاک ارسال کر دیں یا متعلقہ شخص کو دیں۔ خُدا اِس کتاب کے مطالعہ کو آپ کیلئے باعثِ برکت بنائے۔ آمین۔

خُداوند یسوعؔ المسیح نے رومی صوبیدار کے ایمان کی تعریف کی۔

یعقوب کا عام خط

پہلا باب: 1۝ خُدا کے اور خُداوند یسوؔع مسیح کے بندہ یعقوؔب کی طرف سے اُن بارہ قبیلوں
کو جو جا بجا رہتے ہیں سلام پہنچے ۝ 2۔ اے میرے بھائیو! جب تم طرح طرح کی آزمایشوں
میں پڑو ۝ 3۔ تو اِس کو یہ جان کر کمال خوشی کی بات سمجھنا کہ تمہارے ایمان کی آزمایش صبر
پیدا کرتی ہے ۝ 4۔ اور صبر کو اپنا پورا کام کرنے دو تاکہ تم پورے اور کامل ہو جاؤ اور تم میں کِسی
بات کی کمی نہ رہے ۝ 5۔ لیکن اگر تم میں سے کِسی میں حکمت کی کمی ہو تو خُدا سے مانگے جو بغیر
ملامت کِیے سب کو فیاضی کے ساتھ دیتا ہے اُس کو دی جائیگی ۝ 6۔ مگر ایمان سے مانگے
اور کچھ شک نہ کرے کیونکہ شک کرنے والا سمندر کی لہر کی مانند ہوتا ہے جو ہوا سے بہتی
اور اُچھلتی ہے ۝ 7۔ ایسا آدمی یہ نہ سمجھے کہ مجھے خُدا سے کچھ ملے گا ۝ 8۔ وہ شخص دو دِلا ہے
اور اپنی سب باتوں میں بے قیام ۝ 9۔ ادنیٰ بھائی اپنے اعلیٰ مرتبہ پر فخر کرے ۝
10۔ اور دولتمند اپنی ادنیٰ حالت پر اِس لِئے کہ گھاس کے پھول کی طرح جاتا رہیگا ۝
11۔ کیونکہ سورج نکلتے ہی سخت دھوپ پڑتی اور گھاس کو سُکھا دیتی ہے اور اُس کا پھول گِر

جاتا ہے اور اُسکی خوبصورتی جاتی رہتی ہے۔ اِسی طرح دولتمند بھی اپنی راہ پر چلتے چلتے خاک
میں مِل جائے گا ؁12۔ مبارک وہ شخص ہے جو آزمایش کی برداشت کرتا ہے کیونکہ جب
مقبول ٹھہرا تو زِندگی کا وہ تاج حاصل کریگا جِس کا خُداوند نے اپنے محبت کرنے والوں سے
وعدہ کیا ہے ؁13۔ جب کوئی آزمایا جائے تو یہ نہ کہے کہ میری آزمایش خُدا کی طرف سے
ہوتی ہے کیونکہ نہ تو خُدا بدی سے آزمایا جا سکتا ہے اور نہ وہ کِسی کو آزماتا ہے ؁14۔ ہاں۔
ہر شخص اپنی ہی خواہشوں میں کھینچ کر اور پھنس کر آزمایا جاتا ہے ؁15۔ پھر خواہش حاملہ ہوکر
گناہ کو جنتی ہے اور گناہ جب بڑھ چکا تو موت پیدا کرتا ہے ؁16۔ اے میرے پیارے
بھائیو! فریب نہ کھانا ؁17۔ ہر اچھی بخشش اور ہر کامل انعام اوپر سے ہے اور نوروں کے
باپ کی طرف سے ملتا ہے جس میں نہ کوئی تبدیلی ہوسکتی ہے اور نہ گردش کے سبب سے اُس
پر سایہ پڑتا ہے ؁18۔ اُس نے اپنی مرضی سے ہمیں کلامِ حق کے وسیلہ سے پیدا کیا تاکہ
اُس کی مخلوقات میں سے ہم ایک طرح کے پہلے پھل ہوں ؁19۔ اے میرے پیارے
بھائیو! یہ بات تم جانتے ہو۔ پس ہر آدمی سُننے میں تیز اور بولنے میں دھیرا اور قہر میں دِھیما ہو ؁
20۔ کیونکہ اِنسان کا قہر خدا کی راستبازی کا کام نہیں کرتا ؁21۔ اِس لِئے ساری نجاست
اور بدی کے فضلہ کو دور کر کے اُس کلام کو حلیمی سے قبول کرلو جو دِل میں بویا گیا اور تمہاری
روحوں کو نجات دے سکتا ہے ؁22۔ لیکن کلام پر عمل کرنے والے بنو نہ محض سُننے والے جو
اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں ؁23۔ کیونکہ جو کوئی کلام کو سُننے والا ہو اور اُس پر عمل کرنے والا
نہ ہو وہ اُس شخص کی مانند ہے جو اپنی قدرتی صورت آئینہ میں دیکھتا ہے ؁24۔ اِس لِئے کہ
وہ اپنے آپ کو دیکھ کر چلا جاتا ہے اور فوراً بھول جاتا ہے کہ میں کیسا تھا ؁25۔ لیکن جو شخص
آزادی کی کامل شریعت پر غور سے نظر کرتا رہتا ہے وہ اپنے کام میں اِس لِئے برکت پائیگا کہ

سُن کر بھولتا نہیں بلکہ عمل کرتا ہے ۝26۔ اگر کوئی اپنے آپ کو دِیندار سمجھے اور اپنی زبان کو لگام نہ دے بلکہ اپنے دِل کو دھوکہ دے تو اُسکی دینداری باطل ہے ۝27۔ ہمارے خُدا اور باپ کے نزدیک خالص اور بے عیب دِینداری یہ ہے کہ یتیموں اور بیواؤں کی مصیبت کے وقت اُنکی خبر لیں اور اپنے آپ کو دُنیا سے بے داغ رکھیں ۝

دوسرا باب: 1۔ اے میرے بھائیو! ہمارے خُداوند ذُوالجلال یسوعؔ مسیحؔ کا اِیمان تم میں طرفداری کے ساتھ نہ ہو۔ 2۝ کیونکہ اگر ایک شخص تو سونے کی انگوٹھی اور عُمدہ پوشاک پہنے ہوئے تمہاری جماعت میں آئے اور ایک غریب آدمی میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے آئے ۝ 3۔ اور تم اِس عُمدہ پوشاک والے کا لحاظ کر کے کہو کہ تو یہاں اچھی جگہ بیٹھ اور اُس غریب شخص سے کہو کہ تو وہاں کھڑا رہ یا میرے پاؤں کی چوکی کے پاس بیٹھ ۝4۔ تو کیا تم نے آپس میں طرفداری نہ کی اور بدنیت منصف نہ بنے؟ ۝5۔ اے میرے پیارے بھائیو! سنو۔ کیا خُدا نے اِس جہان کے غریبوں کو ایمان میں دولتمند اور اُس بادشاہی کے وارث ہونے کیلئے برگزیدہ نہیں کیا جِس کا اُس نے اپنے محبت کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے؟ ۝6۔ لیکن تم نے غریب آدمی کی بے عزتی کی۔ کیا دولتمند تم پر ظلم نہیں کرتے اور وہی تمہیں عدالتوں میں گھسیٹ کر نہیں لے جاتے؟ ۝7۔ کیا وہ اُس بزرگ نام پر کفر نہیں بکتے جِس سے تم نامزد ہو؟ ۝8۔ تو بھی اگر تم اِس نوشتہ کے مطابق کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ اُس بادشاہی شریعت کو پورا کرتے ہو تو اچھا کرتے ہو ۝9۔ لیکن اگر تم طرفداری کرتے ہو تو گناہ کرتے ہو اور شریعت تم کو قصوروار ٹھہراتی ہے ۝10۔ کیونکہ جِس نے ساری شریعت پر عمل کیا اور ایک ہی بات میں خطاء کی وہ سب باتوں میں قصوروار ٹھہرا ۝11۔ اِس لِئے کہ جِس نے یہ فرمایا کہ زِنا نہ کر اُسی نے یہ بھی فرمایا کہ خون نہ کر۔ پس اگر تو نے زِنا تو نہ کیا مگر خون کیا تو

بھی تو شریعت کا عدول کرنے والا ٹھہرا ۞12۔ تم اُن لوگوں کی طرح کلام بھی کرو اور کام بھی کرو جن کا آزادی کی شریعت کے موافق انصاف ہوگا ۞13۔ کیونکہ جس نے رحم نہیں کیا اُسکا انصاف بغیر رحم کے ہوگا۔ رحم انصاف پر غالب آتا ہے ۞14۔ اے میرے بھائیو! اگر کوئی کہے کہ میں ایماندار ہوں مگر عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ؟ کیا ایسا ایمان اُسے نجات دے سکتا ہے؟ ۞15۔ اگر کوئی بھائی یا بہن ننگی ہو اور اُنکو روزانہ روٹی کی کمی ہو ۞16۔ اور تم میں سے کوئی اُن سے کہے کہ سلامتی کے ساتھ جاؤ۔ گرم اور سیر رہو مگر جو چیزیں تن کیلئے درکار ہیں وہ اُنہیں نہ دے تو کیا فائدہ؟ ۞17۔ اِسی طرح ایمان بھی اگر اُس کے ساتھ اعمال نہ ہوں تو اپنی ذات سے مردہ ہے ۞18۔ بلکہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ تُو تو ایماندار ہے اور میں عمل کرنے والا ہوں۔ تو اپنا ایمان بغیر اعمال کے تو مجھے دِکھا اور میں اپنا ایمان اعمال سے تجھے دکھاؤنگا ۞19۔ تُو اِس بات پر اِیمان رکھتا ہے کہ خُدا ایک ہی ہے خیر۔ اچھا کرتا ہے۔ شیاطین بھی ایمان رکھتے اور تھرتھراتے ہیں ۞20۔ مگر اے نکمے آدمی! کیا تُو یہ بھی نہیں جانتا کہ ایمان بغیر اعمال کے بیکار ہے؟ ۞21۔ جب ہمارے باپ ابرہام نے اپنے بیٹے اضحاق کو قربان گاہ پر قربان کِیا تو کیا وہ اعمال سے راستباز نہ ٹھہرا؟ ۞22۔ پس تُو نے دیکھ لیا کہ ایمان نے اُسکے اعمال کے ساتھ مل کر اثر کیا اور اعمال سے اِیمان کامل ہوا ۞23۔ اور یہ نوشتہ پورا ہوا کہ ابرہام خُدا پر ایمان لایا اور یہ اُس کیلئے راستبازی گِنا گیا اور وہ خُدا کا دوست کہلایا ۞24۔ پس تم نے دیکھ لیا کہ اِنسان صرف ایمان ہی نہیں بلکہ اعمال سے راستباز ٹھہرتا ہے ۞25۔ اِسی طرح راحب فاحشہ بھی جب اُس نے قاصدوں کو اپنے گھر میں اُتارا اور دوسری راہ سے رُخصت کیا تو کیا اعمال سے راستباز نہ ٹھہری؟ ۞26۔ غرض جیسے بدن بغیر روح کے مردہ ہے ویسے ہی ایمان بھی بغیر اعمال کے مردہ ہے ۞

تیسرا باب:1۔اے میرے بھائیو! تم میں سے بہت سے استاد نہ بنیں کیونکہ جانتے ہو کہ ہم جو استاد ہیں زیادہ سزا پائیں گے ٥2۔ اِس لِئے کہ ہم سب کے سب اکثر خطاء کرتے ہیں۔ کامل شخص وہ ہے جو باتوں میں خطاء نہ کرے۔ وہ سارے بدن کو بھی قابو میں رکھ سکتا ہے ٥3۔ جب ہم اپنے قابو میں کرنے کیلئے گھوڑوں کے منہ میں لگام دے دیتے ہیں تو اُن کے سارے بدن کو بھی گھما سکتے ہیں ٥4۔ دیکھو! جہاز بھی اگرچہ بڑے بڑے ہوتے ہیں اور تیز ہواؤں سے چلائے جاتے ہیں تُو بھی ایک نہایت چھوٹی سی پتوار کے ذریعہ سے مانجھی کی مرضی کے مواقف گھمائے جاتے ہیں ٥ 5۔ اِسی طرح زبان بھی ایک چھوٹا سا عضو ہے اور بڑی شیخی مارتی ہے۔ دیکھو۔ تھوڑی سی آگ سے کتنے بڑے جنگل میں آگ لگ جاتی ہے ٥6۔ زبان بھی ایک آگ ہے۔ زبان ہمارے اعضاء میں شرارت کا ایک عالم ہے اور سارے جِسم کو داغ لگاتی ہے اور دائرہٗ دُنیا کو آگ لگا دیتی ہے اور جہنم کی آگ سے جلتی رہتی ہے ٥7۔ کیونکہ ہر قسم کے چوپائے اور پرندے اور کیڑے مکوڑے اور دریائی جانور تو اِنسان کے قابو میں آ سکتے ہیں اور آئے بھی ہیں ٥8۔ مگر زبان کو کوئی آدمی قابو میں نہیں کرسکتا۔ وہ ایک بلا ہے جو کبھی رُکتی ہی نہیں۔ زہرِ قاتل سے بھری ہوئی ہے ٥9۔ اِسی سے ہم خُداوند اور باپ کی حمد کرتے ہیں اور اِسی سے آدمیوں کو جو خُدا کی صورت پر پیدا ہوئے ہیں بددُعا دیتے ہیں ٥10۔ ایک ہی منہ سے مبارکباد اور بددُعا نکلتی ہے۔ اے میرے بھائیو! ایسا نہ ہونا چاہیے ٥11۔ کیا چشمہ کے ایک ہی مُنہ سے میٹھا اور کھاری پانی نکلتا ہے؟ ٥12۔ اے میرے بھائیو! کیا انجیر کے درخت میں زیتون اور انگور میں انجیر پیدا ہو سکتے ہیں؟ اِسی طرح کھاری چشمہ سے میٹھا پانی نہیں نکل سکتا ٥13۔ تم میں دانا اور فہیم کون ہے؟ جو ایسا ہو وہ اپنے کاموں کو نیک چال چلن کے وسیلہ سے اُس حِلم کے ساتھ ظاہر کرے

جوحکمت سے پیدا ہوتا ہے ؂14۔لیکن اگر تم اپنے دِل میں سخت حسد اور تفرقے رکھتے ہو تو
حق کے خلاف نہ شیخی مارو نہ جھوٹ بولو ؂15۔یہ حکمت وہ نہیں جو اُوپر سے اُترتی ہے بلکہ
دُنیوی اور نفسانی اور شیطانی ہے ؂16۔اِس لئے کہ جہاں حسد اور تفرقہ ہوتا ہے وہاں فساد
اور ہر طرح کا بُرا کام بھی ہوتا ہے ؂17۔مگر جو حکمت اوپر سے آتی ہے اوّل تو وہ پاک ہوتی
ہے پھر ملنسار حلیم اور تربیت پذیر۔رحم اور اچھے پھلوں سے لدی ہوئی۔بے طرفدار اور بے رِیا
ہوتی ہے ؂18۔اور صلح کرنے والوں کیلئے راستبازی کا پھل صلح کے ساتھ بویا جاتا ہے ؂

چوتھا باب: 1۔تم میں لڑائیاں اور جھگڑے کہاں سے آ گئے؟ کیا اُن خواہشوں سے نہیں جو
تمہارے اعضاء میں فساد کرتی ہیں؟ ؂2۔تم خواہش کرتے ہو اور تمہیں ملتا نہیں۔خون
اور حسد کرتے ہو اور کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔تم جھگڑتے اور لڑتے ہو۔تمہیں اِس لئے نہیں
ملتا کہ مانگتے نہیں ؂3۔تم مانگتے ہو اور پاتے نہیں اِس لئے کہ بُری نیت سے مانگتے ہو تا کہ
اپنی عیش و عشرت میں خرچ کرو ؂4۔اَے زنا کرنے والیو! کیا تمہیں نہیں معلوم کہ دُنیا سے
دوستی رکھنا خُدا سے دشمنی کرنا ہے؟ پس جو کوئی دُنیا کا دوست بننا چاہتا ہے وہ اپنے آپ کو خُدا
کا دُشمن بناتا ہے ؂5۔کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ کتابِ مقدس بے فائدہ کہتی ہے؟ جِس روح کو اُس
نے ہمارے اندر بسایا ہے کیا وہ ایسی آرزو کرتی ہے جِس کا انجام حسد ہو؟ ؂6۔وہ تو زیادہ
توفیق بخشتا ہے اِسی لئے یہ آیا ہے کہ خُدا مغروروں کا مقابلہ کرتا ہے مگر فروتنوں کو توفیق بخشتا
ہے ؂7۔پس خُدا کے تابع ہو جاؤ اور ابلیس کا مقابلہ کرو تو وہ تم سے بھاگ جائیگا ؂8۔خُدا
کے نزدیک جاؤ تو وہ تمہارے نزدیک آئیگا۔اے گنہگارو! اپنے ہاتھوں کو صاف کرو اور اے
دو دِلو! اپنے دِلوں کو پاک کرو ؂9۔افسوس اور ماتم کرو اور رؤو۔تمہاری ہنسی ماتم سے بدل
جائے اور تمہاری خوشی اُداسی سے ؂10۔خُداوند کے سامنے فروتنی کرو۔وہ تمہیں سربلند

کریگا؀11۔اے بھائیو! ایک دوسرے کی بدگوئی نہ کرے جو اپنے بھائی کی بدگوئی کرتا یا بھائی پر الزام لگاتا ہے وہ شریعت کی بدگوئی کرتا اور شریعت پر الزام لگاتا ہے اور اگر تو شریعت پر الزام لگاتا ہے تو شریعت پر عمل کرنے والا نہیں بلکہ اُس پر حاکم ٹھہرا؀12۔شریعت کا دینے والا اور حاکم تو ایک ہی ہے جو بچانے اور ہلاک کرنے پر قادِر ہے۔ تُو کون ہے جو اپنے پڑوسی پر الزام لگاتا ہے؟؀13۔تم جو یہ کہتے ہو کہ ہم آج یا کل فلاں شہر میں جا کر وہاں ایک برس ٹھہریں گے اور سوداگری کر کے نفع اُٹھائیں گے؀14۔اور یہ جانتے نہیں کہ کل کیا ہو گا۔ ذرا سُنو تو! تمہاری زِندگی چیز ہی کیا ہے؟ بخارات کا سا حال ہے۔ ابھی نظر آئے۔ ابھی غائب ہو گئے؀15۔یوں کہنے کی جگہ تمہیں یہ کہنا چاہیے کہ اگر خُداوند چاہے تو ہم زِندہ بھی رہیں گے اور یہ یا وہ کام بھی کریں گے؀16۔مگر اَب تم اپنی شیخی پر فخر کرتے ہو۔ ایسا سب فخر بُرا ہے؀17۔پس جو کوئی بھلائی کرنا جانتا ہے اور نہیں کرتا اُس کیلئے یہ گناہ ہے؀

پانچواں باب:1۔اے دولتمند ذرا سنو تو! تم اپنی مصیبتوں پر جو آنے والی ہیں روؤ اور واویلا کرو؀ 2۔تمہارا مال بگڑ گیا اور تمہاری پوشاکوں کو کیڑا کھا گیا؀ 3۔تمہارے سونے چاندی کو زنگ لگ گیا اور وہ زنگ تم پر گواہی دیگا اور آگ کی طرح تمہارا گوشت کھائیگا۔ تم نے اخِیر زمانہ میں خزانہ جمع کیا ہے؀4۔دیکھو جن مزدوروں نے تمہارے کھیت کاٹے اُنکی وہ مزدوری جو تم نے دغا کر کے رکھ چھوڑی چلاتی ہے اور فصل کاٹنے والوں کی فریاد رب الافواج کے کانوں تک پہنچ گئی ہے؀5۔تم نے زمین پر عیش وعشرت کی اور مزے اُڑائے۔ تم نے اپنے دِلوں کو ذبح کے دِن موٹا تازہ کِیا؀6۔تم نے راستباز شخص کو قصوروار ٹھہرایا اور قتل کیا وہ تمہارا مقابلہ نہیں کرتا؀7۔پس اے بھائیو! خُداوند کی آمد تک صبر کرو۔ دیکھو۔ کِسان زمین کی قیمتی پیداوار کے اِنتظار میں پہلے اور پچھلے مینہ کے برسنے تک صبر کرتا رہتا

ہے ؁8۔تم بھی صبر کرواور اپنے دِلوں کو مضبوط رکھو کیونکہ خُداوند کی آمد قریب ہے ؁9۔اے
بھائیو! ایک دوسرے کی شکایت نہ کرو تا کہ تم سزا نہ پاؤ۔ دیکھو منصف دروازہ پر کھڑا
ہے ؁10۔اے بھائیو! جن نبیوں نے خُداوند کے نام سے کلام کیا اُن کو دُکھ اُٹھانے اور صبر
کرنے کا نمونہ سمجھو ؁11۔دیکھو صبر کرنے والوں کو ہم مبارک کہتے ہیں۔تم نے ایوبؔ کے
صبر کا حال تو سُنا ہی ہے اور خُداوند کی طرف سے جو اِسکا انجام ہوا اُسے بھی معلوم کرلیا جس
خُداوند کا بہت ترس اور رحم ظاہر ہوتا ہے ؁12۔مگر اے میرے بھائیو! سب سے بڑھ کر یہ
ہے کہ قسم نہ کھاؤ۔نہ آسمان کی نہ زمین کی۔نہ کسی اور چیز کی بلکہ ہاں کی جگہ ہاں کرو اور نہیں
کی جگہ نہیں تا کہ سزا کے لائق نہ ٹھہرو ؁13۔اگر تم میں کوئی مصیبت زدہ ہو تو دُعا کرے۔
اگر خوش ہو تو حمد کے گیت گائے ؁14۔اگر تم میں کوئی بیمار ہو تو کلیسیاء کے بزرگوں کو بلائے
اور وہ خُداوند کے نام سے اُسکو تیل مَل کر اُس کیلئے دُعا کریں ؁15۔جو دُعا ایمان کے
ساتھ ہوگی اُسکے باعث بیمار بچ جائیگا اور خُداوند اُسے اُٹھا کھڑا کریگا اور اگر اُس نے گناہ کِئے
ہوں تو اُنکی بھی معافی ہو جائے گی ؁16۔پس تم آپس میں ایک دوسرے سے اپنے اپنے
گناہوں کا اقرار کرو اور ایک دوسرے کیلئے دُعا کرو تا کہ شفا پاؤ۔راستباز کی دُعا کے اثر سے
بہت کچھ ہو سکتا ہے ؁17۔ایلیاؔہ ہمارا ہم طبیب اِنسان تھا۔اُس نے بڑے جوش سے دُعا
کی کہ مینہ نہ برسے۔چنانچہ ساڑے تین برس تک زمین پر مینہ نہ برسا ؁18۔پھر اُس نے
دُعا کی تو آسمان سے پانی برسا اور زمین میں پیداوار ہوئی۔19۔اے میرے بھائیو! اگر تم
میں کوئی راہِ حق سے گمراہ ہو جائے اور کوئی اُسکو پھیر لائے ؁20۔تو وہ یہ جان لے کہ جو کوئی
کِسی گنہگار کو اُسکی گمراہی سے پھیر لائیگا ؁ وہ ایک جان کو موت سے بچائیگا اور بہت سے
گناہوں پر پردہ ڈالیگا ؁

پہلا باب

اِیمان

جب ہم انجیلِ مُقدّس میں خُدا کے بندہ یعقوبؔ کے عام خط کا مطالعہ کرتے ہیں تو پہلی بات جو ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یعقوبؔ ایک بھرپور مُبلغّ دِکھائی دیتا ہے کیونکہ وہ اپنے خط میں بڑے مشکل الفاظ استعمال کرتا ہے۔ لیکن اکثر وہ ایسے شخص کی مانند بھی دِکھائی دیتا ہے جِس کے خیالات تک رسائی حاصل کرنا یا جِسے سمجھنا نسبتاً آسان محسوس ہوتا ہے۔

کیا ہم یہ بات سمجھ گئے ہیں؟۔ یعنی وہ ایک ایسا شخص ہے جو دُنیا کے نشیب و فراز کو سمجھتا اور یہ بھی جانتا ہے کہ کِس طرح اِخلاقی ذِمہ داریوں کو بہتر طور پر عمل میں

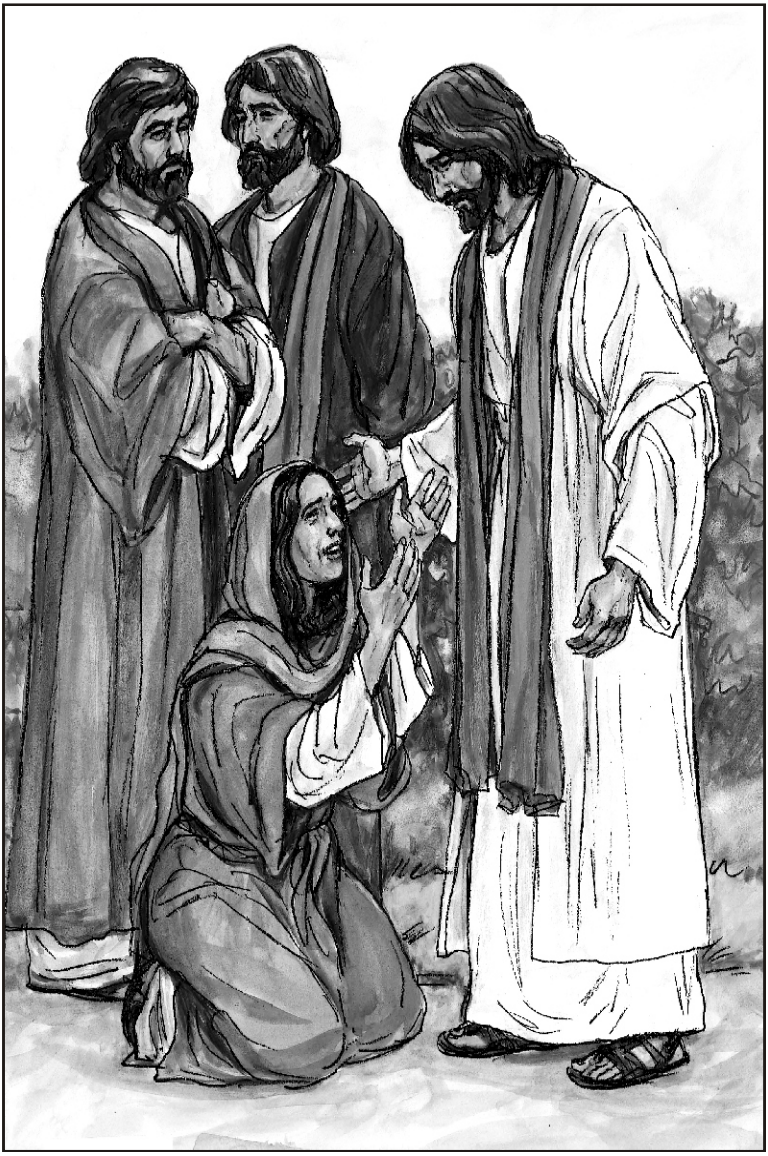

خُداوند یسوعؔ المسیح نے ایک کنعانی عورت کے مضبوط ایمان کی بھی تعریف کی

لایا جا سکتا ہے۔ یہی باتیں یعقوبؔ کو ایسے شخص کی مانند پیش کرتی ہیں جو مسیحی ایمان کو بیان کرنے کیلئے نہایت موزوں شخصیت ہے۔ کیونکہ وہ ایسے شخص کی مانند دِکھائی نہیں دیتا جو اِیمان کے بارے میں کوئی عام نظم یا نثر لکھ رہا ہو بلکہ وہ اِس اہم بات کو واضح کر رہا ہے کہ انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ اِس باب میں ہم اُن باتوں پر غور کریں گے جو یعقوبؔ نے مسیحی ایمان کے بارے میں تحریر کیں ہیں۔ اِس باب کے آخر تک آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ☆ یہ بتا سکیں کہ کون سی بات یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ایماندار ہیں؛ اور
- ☆ یہ بتا سکیں کہ زِندہ اِیمان اور مُردہ اِیمان میں کیا فرق ہے۔

سب سے پہلے ہم جانیں گے کہ جس نے یہ خط لکھا ہے وہ یعقوبؔ کون ہے؟۔ گو کہ بڑے ہی وسوخ کے ساتھ اِس کا جواب دینا بہت مشکل ہے کیونکہ اگر ہم بائبل مقدس میں سے یسوعؔ المسیح کے حالاتِ زندگی کے بارے میں پڑھیں تو ہمارے لِئے یہ سوچنے کی بات ہوگی کہ یسوعؔ المسیح کی ملاقات جتنے لوگوں سے بھی ہوئی اُن میں سے اکثر کا نام ''یعقوب'' تھا۔ جیسے یسوعؔ المسیح کے شاگردوں میں سے دو اور بھائیوں میں سے ایک کا نام یعقوبؔ تھا۔ شاید اُن دِنوں میں یہ نام ہر دِلعزیز نام ہوگا۔

نیا عہدنامہ میں یعقوبؔ کے عام خط کا مصنف اپنے بارے میں صرف یہ لکھتا ہے، ''خُدا کے اور خُداوند یسوعؔ المسیح کے بندہ یعقوب کی طرف سے''۔ انجیلِ

مقدس میں یہ کون سا یعقوب ہے؟۔ ہمارا اندازہ دوسرے لوگوں کی طرح کچھ بھی ہو اور یہ یعقوب کوئی بھی ہو یہ ایک ایسا شخص ہے جِس کے پاس فضول اور بے کار باتیں لکھنے کیلئے وقت نہیں ہے۔ جیسے بہت سے لوگ مسیحی ایمان کے بارے میں بات کرتے ہوئے یقیناً بہت سی فضول باتیں کہہ جاتے ہیں اور یعقوبؔ اپنے خط کے دوسرے باب میں ایسے ہی اِیمان کا ذکر کرتا ہے، ''اے میرے بھائیو! اگر کوئی کہے کہ میں ایماندار ہوں مگر عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ؟ کیا ایسا ایمان اُسے نجات دے سکتا ہے؟'' (یعقوب 14:2)۔

ہم محسوس کر سکتے ہیں کہ یعقوبؔ نے بہت سے لوگوں کو یہ کہتے سنا ہوگا کہ وہ بہت اچھے مسیحی ہیں اور ممکن ہے کہ ہم نے بھی ایسے لوگوں کے بارے میں سُنا ہو جِن کا ذِکر یہاں پر کیا جا رہا ہے؟ یعنی وہ لوگ جو یسوعؔ المسیح کے ساتھ اپنے تعلقات کے بارے میں ہر وقت تذکرہ کرتے رہتے ہیں لیکن اُن کے اعمال کو دیکھ کر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اچھے مسیحی ہیں۔ جیسے وہ اکثر اوقات دوسرے لوگوں کو بد دُعا دیتے، اُن پر لعنت بھیجتے اور قسمیں کھاتے ہیں۔ وہ ہر وقت خود غرضی اور غصے کا مظاہرہ بھی کرتے رہتے ہیں اور وہ کِسی دوسرے کے ساتھ محبت بھرے لہجہ میں بات بھی نہیں کرتے اور نہ ہی اپنی کوئی چیز دوسروں کو دینا پسند کرتے ہیں خواہ وہ چیز اُن کے پاس وافر مقدار میں ہی کیوں نہ موجود ہو۔

یعقوبؔ کی نظر میں ایسا ایمان کِسی شخص کو نجات نہیں دے سکتا۔ وہ ایسے

ایمان کو زِندہ ایمان نہیں کہتا بلکہ وہ اِس کی وضاحت کیلیئے ایک مثال پیش کرتا ہے، ''اگر کوئی بھائی یا بہن (ایماندار) ننگی ہو اور اُن کو روزانہ روٹی کی کمی ہو اور تم میں سے کوئی اُن سے کہے کہ سلامتی کے ساتھ جاؤ۔ گرم اور سیر رہو مگر جو چیزیں تن کیلیئے درکار ہیں وہ اُنہیں نہ دے تو کیا فائدہ؟ اِسی طرح ایمان بھی اگر اُس کے ساتھ اعمال نہ ہوں تو اپنی ذات سے مردہ ہے'' (یعقوب 2:15-17)۔ دوسرے الفاظ میں، اگر ہم دوسرے لوگوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم ایماندار ہیں تو اپنے اعمال سے اُسے ثابت بھی کریں۔ ہمارے اعمال ہماری باتوں سے زیادہ اثر رکھتے ہیں۔ اوپر دِی گئی مثال میں مذکورہ شخص اگر واقعی یہ چاہتا ہے کہ دوسرے لوگ سردی کے موسم میں گرم رہیں اور اُن کے پاس کھانے کیلیئے خوراک بھی ہو تو اُسے چاہیے کہ اپنے پاس سے اُنہیں گرم کپڑے اور کھانا مہیا کرے۔ صرف یہ کہہ دینا کہ ''گرم اور سیر رہو'' اور پھر وہاں سے چلے جانا صِرف یہ ظاہر کرتا ہے کہ کہنے والے نے بس یونہی کہہ دِیا تھا اور حقیقت میں وہ کچھ دینا نہیں چاہتا تھا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ ایمان بغیر اعمال کے مُردہ ہے۔ کیونکہ اگر ہمارا ایمان صرف ہماری باتوں تک ہی محدود ہے تو پھر کوئی معنی نہیں رکھتا۔ حقیقی طور پر زِندہ مسیحی ایمان ہمیں اپنے ایمان کے بارے میں محض باتیں کرنے، سکھانے اور صرف سیکھنے کیلیئے نہیں بلکہ عملی طور پر نیک کام کرنے کیلیئے اُبھارتا ہے۔ کلامِ مقدس میں یوں لکھا ہے، ''بلکہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ تُو تو اِیماندار ہے اور میں عمل کرنے والا ہوں۔ تُو اپنا اِیمان بغیر اعمال کے تو مُجھے دِکھا اور میں اپنا ایمان اعمال سے تجھے دِکھاونگا'' (یعقوب 2:18)۔

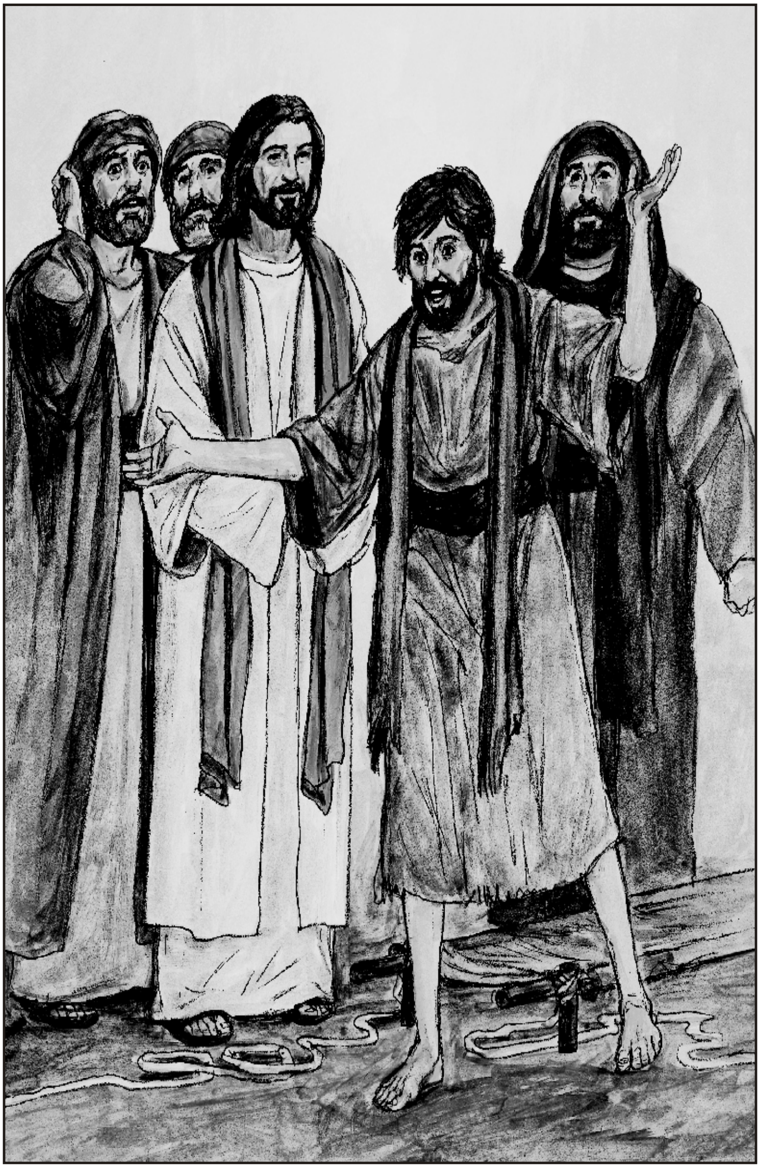

خُداوند یسوعؔ المسیح نے ایک مفلوج کو شفا بخشی

1۔خُدا کا بندہ یعقوبؔ فرماتا ہے کہ اگر ہم میں کوئی ....

ہولیکن اُس کے کام یہ ظاہر نہ کرتے ہوں تو ایسا ایمان بے کار ہے۔

2۔ایسا ایمان .... ہے جس کے ساتھ آپ کے اعمال نہ ہوں۔

3۔اِنسان کا باعمل ایمان اُس کی .... سے زیادہ اثر رکھتا ہے۔

4۔ایک اچھے مسیحی کا ایمان .... سے ظاہر ہوتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 22 پر ملاحظہ کریں)

اِیمان! اُن حالات و واقعات کو محض جاننے سے بڑھ کر ہے جو یسوعؔ المسیح کے بارے میں بائبل مقدس میں مرقوم ہیں۔ یسوعؔ المسیح کی حالاتِ زندگی کے بارے میں تمام سوالوں کے جواب دینے کے قابل ہونا اُس ایمان سے افضل نہیں جو اِنسان کو ابدی زِندگی بخشتا ہے۔محض عِلم کی حد تک اپنے ایمان پر فخر کرنے والے لوگوں کو حلیم اور فروتن بنانے کیلئے یعقوبؔ ایک دلچسپ بات لکھتا ہے، ''تو اِس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ خُدا ایک ہی ہے خیر۔ اچھا کرتا ہے۔ شیاطین بھی ایمان رکھتے اور تھر تھراتے ہیں'' (یعقوب 19:2)۔جو باتیں بائبل مقدس میں لکھی ہیں اُنہیں محض جان لینا ہی ایمان نہیں ہے۔ کیونکہ جو کچھ بائبل مقدس میں مرقوم ہے شیاطین بھی اُس سے واقف ہیں لیکن وہ سب باتیں جاننے کے باوجود اُن کا کوئی کام نیکی نہیں گنا جاتا۔

حقیقی نجات بخش ایمان یسوعؔ المسیح کے بارے میں محض جاننا ہی نہیں بلکہ وہ

ایمان آپ کو ایسے کام کرنے کیلئے اُبھارتا ہے جو ایک اچھے مسیحی کو کرنے چاہیں، ''غرض جیسے بدن بغیر روح کے مردہ ہے ویسے ہی ایمان بھی بغیر اعمال کے مردہ ہے'' (یعقوب 26:2)۔ خُدا کا بندہ یعقوب یہی بات ہمیں سکھا رہا ہے کہ اگر ہم کہیں کہ ہم مسیحی ہیں تو بہت اچھی بات ہے۔ لیکن کیا اب ہم اپنی زندگی کے طور طریقوں سے اِس بات کو ثابت بھی کرتے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ یہ زیادہ اہم بات ہے۔ اگر ہماری فطرت ہمیشہ اچھے کام کرنے کی کوشش کرتی ہے اور ساتھ ہم بھی کوشش کرتے ہیں تو ہم حقیقتاً سچ کہہ رہے ہیں اور اگر ہماری فطرت اچھے کام کرنے کی کوشش نہیں کرتی اور نہ ہی ہم خُود یہ کوشش کرتے ہیں تو یہ سمجھنے سے باہر ہے کہ ہم مسیحی ہیں۔ کیونکہ جب تک ہماری فطرت نیک کام کرنے کی کوشش نہیں کرتی تب تک ہم اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں اور صرف نام کے ہی مسیحی ہیں۔

5۔ جو باتیں بائبل مقدس میں لکھی ہیں اُنہیں محض.................................لینا ہی ایمان نہیں ہے۔

6۔ نجات بخش ایمان ہماری.................................کو ایسے کام کرنے کیلئے اُبھارتا ہے جو ایک.................................کو کرنے چاہئیں۔

7۔ اگر ہماری فطرت نیک کام کرنے کی کوشش نہیں کرتی تو ہم اپنے آپ کو ....دے رہے ہیں اور صرف نام کے مسیحی ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 22 پر ملاحظہ کریں)

پس ہم نے مسیحی ایمان کے بارے میں کیا سیکھا ہے؟ ہم جانتے ہیں کہ ایک ہی چیز جو ہمیں نجات دے سکتی ہے وہ ہمارا ایمان جو ہمارے نجات دہندہ یسوؔع المسیح پر ہے۔ ہمارے نیک اعمال ہمیں نجات نہیں دے سکتے ۔ تا ہم ، جب ہمارے دِل میں نجات بخش ایمان ہے تو وہ ایمان ہماری فطرت میں نیک کام کرنے کی خواہش پیدا کرے گا اور ہم ہر موقع پر نیک کام کریں گے جِن کا بیان بائبل مقدّس میں ہے مثلاً ہم اپنی فطرت کے موافق دوسرے لوگوں کی مدد کریں گے اور نرم دِلی اور محبت سے پیش آئیں گے ۔ اِسی طرح ہم خُدا کے حکموں کی فرمانبرداری کریں گے جو اُس نے ہمیں دیئے ہیں، اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھیں گے اور اپنے دُشمنوں پر بھی مہربان ہوں گے۔ لیکن ہم اپنی نجات کیلئے نیک اعمال پر انحصار نہیں کرتے بلکہ یسوؔع المسیح پر انحصار کرتے ہیں کیونکہ اِیمان کا دارومدار اُسی پر ہے۔ اگر ہمارے دِل میں اِسی قسم کا مسیحی ایمان ہے تو نیک اعمال اُسی کا نتیجہ ہیں۔ ہمارا اِیمان جتنا زیادہ مضبوط ہوگا اُتنا ہی ہماری فطرت زیادہ نیک کام کرے گی ۔ جیسے خُدا کے بندہ یعقوؔب نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وہ ایماندار ہے اور وہ نیک کام کرنے کی خواہش نہیں رکھتا تو اُس کا ایمان مردہ ہے۔

8۔صرف ایک ہی چیز ہمیں نجات دے سکتی ہے اور وہ ہمارے نجات دہندہ یسوؔع المسیح پر ہمارا.. ہے۔

9۔ جب ہمارے دِل میں نجات بخش اِیمان ہے تو ہم میں .... اعمال کی خواہش بھی ہوتی ہے۔

10۔ ہمارا اِیمان جتنا زیادہ .... ہوگا اُتنا ہی ہماری فطرت زیادہ نیک کام کرے گی۔

11۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وہ ایماندار ہے اور وہ نیک کام کرنے کی خواہش نہیں رکھتا تو اُس کا ایمان .... ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 22 پر ملاحظہ کریں)

نظرِثانی

بعض لوگ مسیحی ایمان رکھنے کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن خُدا کا بندہ یعقوبؔ لکھتا ہے کہ اُنہیں اپنا اِیمان عملی طور پر دِکھانے کی ضرورت ہے۔ اپنے اِیمان کا عملی ثبوت ہم اپنے نیک اعمال سے پیش کرتے ہیں۔ یعقوبؔ اِس بات کو ایک مثال سے واضح کرتا ہے۔ کہ اگر آپ کِسی ایسے شخص کو جِسے کھانے کیلئے روٹی اور پہننے کیلئے کپڑے کی ضرورت ہے اور ہم اُسے صرف یہ کہیں کہ مجھے امید ہے کہ آپ کو روٹی اور کپڑے میسر ہو جائیں گے مگر خود اُسے روٹی اور کپڑے نہ دیں تو یہ اچھی بات نہیں ہے۔ جو کچھ ہم نے اُس شخص سے کہا درحقیقت ہمارا مطلب اُسے روٹی اور کپڑے مہیا کرنا نہیں تھا۔ اِسی طرح اگر کہیں کہ ہم اپنے دِل میں مسیحی ایمان رکھتے ہیں لیکن نیک کام کرنے کی کوشش نہیں کرتے جو ایک مسیحی کو کرنی چاہیے تو ہمارا ایمان یقیناً مردہ

ہے کیونکہ مسیحی ایمان محض الفاظ نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ہے۔یعنی یسوعؔ المسیح کے بارے میں صرف جان لینے سے عملی زندگی بڑھ کر ہے۔مسیحی ایمان صرف یسوعؔ المسیح پر صرف یہ ایمان لانا ہی نہیں ہے کہ وہ خُدا کا اکلوتا بیٹا اور ہمارا نجات دہندہ ہے بلکہ یہ ایمان ہماری فطرت کو نیک کام کرنے کیلیئے بھی اُبھارتا ہے۔ہم اپنے گناہوں سے نجات حاصل کرنے کیلیئے اپنے نیک اعمال پر انحصار نہیں کرتے بلکہ نجات حاصل کرنے کیلیئے ہمارا اِیمان یسوعؔ المسیح پر ہے اور جب یہ ایمان ہمارے دِل میں ہے تو وہ اُن نیک کاموں کو کرنے میں ہماری راہنمائی کرتا ہے جن کا بیان بائبل مقدس میں پایا جاتا ہے۔

امتحانی سوالنامہ

1۔خُدا کا بندہ یعقوبؔ فرماتا ہے کہ اگر ہم میں کوئی .... ہو لیکن اُس کے کام یہ ظاہر نہ کرتے ہوں تو ایسا ایمان مردہ ہے۔

2۔ایسا ایمان.......................... ہے جس کے ساتھ ہمارے نیک اعمال نہ ہوں۔

3۔اِنسان کا باعمل ایمان اُس کی.......................................سے زیادہ اثر رکھتا ہے۔

4۔ایک اچھے مسیحی کا ایمان..................................اعمال سے ظاہر ہوتا ہے۔

5۔جو باتیں بائبل مقدس میں ....کے متعلق لکھی ہیں اُنہیں محض جان لینا ہی ایمان نہیں ہے۔

6۔نجات بخش ایمان آپ کی...کو ایسے کام کرنے کیلئے اُبھارتا ہے جو ایک مسیحی کو کرنے چاہئیں۔

7۔جب ہماری فطرت نیک کام کرنے کی کوشش نہیں کرتی تو ہم اپنے آپ کو ....دیتے رہے ہیں اور ہم صرف نام کے مسیحی ہیں۔

8۔صرف ایک ہی چیز ہمیں نجات دے سکتی ہے اور وہ ہمارے نجات دہندہ ....پر ہمارا ایمان ہے۔

9۔جب ہمارے دِل میں نجات بخش اِیمان ہے تو ہم میں .... اعمال کی خواہش بھی ہوتی ہے۔

10۔ہمارا اِیمان جتنا زیادہ........................... ہو گا اُتنا ہی ہماری فطرت زیادہ نیک کام کرے گی۔

11۔اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وہ ایماندار ہے اور وہ نیک کام کرنے کی خواہش نہیں رکھتا تو اُس کا...........................مردہ ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 85 پر ملاحظہ کریں)

صفحہ 17، 18-19، اور 20 کے جوابات: 1۔ایماندار ؛ 2۔مردہ ؛ 3۔باتوں ؛ 4۔نیک اعمال ؛ 5۔جان ؛ 6۔فطرت، مسیحی ؛ 7۔دھوکا ؛ 8۔ایمان ؛ 9۔نیک ؛ 10۔مضبوط ؛11۔مُردہ۔

دوسرا باب

گناہ سے مقابلہ

پس ایمان بغیر اعمال کے مردہ ہے۔ مسیحی اپنے ایمان کا اظہار نیک اعمال سے کرنا چاہتے ہیں مگر آزمایش میں پڑ جانے کے سبب غلط کام کر جاتے ہیں۔ اِس لِئے زِندگی بہت سہل اور آرام دہ ہوتی اگر آزمایشیں اور گناہ آڑے نہ آتے اور ہمیں سب باتوں کا علم ہوتا۔

خُدا کا بندہ یعقوب اِس بات کو خوب جانتا ہے اور اِسی لِئے وہ اپنے خط میں

گناہ سے بچنے کیلئے یوسف فوطیفار کی بیوی سے دور بھاگ گیا

گناہ کا مقابلہ کرنے کے بارے میں لکھتا ہے۔ اِس باب کے آخر تک آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ یہ پہچان سکیں کہ گناہ کتنا بھیانک ہے ؛ اور

☆ یہ بتا سکیں کہ گناہ کا مقابلہ کِس طرح کیا جا سکتا ہے۔

بہت سے مسیحی راہنماء ہمیں بتائیں گے کہ جب لوگ گناہ میں گِر جاتے ہیں تو وہ اپنے گناہ کا اقرار کرنے کیلئے واضح الفاظ استعمال نہیں کرتے۔ بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ پادری صاحب مجھ سے بڑی غلطی ہوگئی ہے یا وہ یہ کہتے ہیں کہ میں اپنے ایمان میں کمزور پڑ گیا ہوں یا پڑ گیا تھا۔

یعقوبؔ رسول یہ صورتحال صحیح طور سے ہم پر واضح کرتا ہے۔ وہ گناہ کو گناہ ہی کہتا اور ایسے لوگوں کو ایک جوان عورت سے تشبیہ دیتا ہے جو رشتہ ازدواج کے بغیر ناجائز طریقہ سے حاملہ ہوگئی ہو اور پھر وہ یہ کہے، ''آہ مجھ سے غلطی ہوگئی۔ میں حاملہ ہو گئی ہوں۔ میں ایسا کرنا نہیں چاہتی تھی''۔

سب گنہگار گناہ کو واضِح طور پر تسلیم کرنا نہیں چاہتے کہ اُنہوں نے گناہ کیا ہے بلکہ ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ میں کمزور پڑ گیا تھا۔ میں نے وہ کام کیا ہے جو مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا۔ لیکن حقیقت میں میں ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا / چاہتی تھی۔ دراصل یہ میرا قصور نہیں تھا!

خُدا کا بندہ یعقوب اِس بات کا جواب اِن الفاظ میں دیتا ہے، ''ہر شخص اپنی ہی خواہشوں میں کھنچ کر اور پھنس کر آزمایا جاتا ہے۔ پھر خواہش حاملہ ہو کر گناہ کو جنتی ہے اور گناہ جب بڑھ چکا تو موت پیدا کرتا ہے'' (یعقوب 1:14-15)۔ گناہ کوئی اتفاقی امر نہیں جو اچانک ہو جائے۔ کیونکہ جب ہم واقعی گناہ کرنا نہیں چاہتے تو کوئی بھی ہمیں اُس کیلئے مجبور نہیں کر سکتا۔ اِس لِئے گناہ تو ہماری مرضی سے ہی ممکن ہوتا ہے۔ اِس میں تین چیزیں ہیں جو ہمیں گناہ کیلئے مجبور کر سکتی ہیں، پہلی چیز ہمارا جسم ہے، دوسری دُنیا اور تیسرا ابلیس ہے جن کے ساتھ ہماری ناجائز خواہشات اور تمنائیں مِل کر ہمیں راستبازی کے کام سے روکتی ہیں۔

یعنی ہم سب جانتے ہیں کہ کوئی دوسرا شخص ہماری گردن پر بندوق رکھ کر گناہ کرنے کیلئے ہمیں مجبور نہیں کر سکتا۔ بلکہ ہم گناہ کرتے ہیں کیونکہ ہم ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم کوئی ایسا گناہ کرنے کیلئے آزمایش میں نہیں گرتے جِس سے ہم لطف اندوز نہ ہوں مثال کے طور پر: کیا ہم یسوعؔ المسیح کی صلیب پر تھوکنے کی آزمایش میں پڑیں گے؟ بے شک نہیں؛ یہ ایک ایسی آزمایش ہے جِس میں ہم نہیں پڑیں گے کیونکہ ایسا کرنا نہیں چاہتے۔

لیکن اُن گناہوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ جو بعض لوگ کرتے ہیں جیسے منشیات کا اِستعمال، ہم جنس پرستی، چوری، جھوٹ بولنا یا ایسے ہی اور گناہ جنہیں ہم کوئی بھی نام دے سکتے ہیں۔ لوگ اِن گناہوں کو اِس لِئے کرتے ہیں کیونکہ وہ اُن

گناہوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔اُن کے باطن میں بُرے خیالات اور بُری خواہشات ہوتی ہیں جواُنہیں گناہ سے لطف اندوز ہونے کیلئے اُکساتی ہیں۔اِس لِئے وہ گناہ کرتے ہیں۔

ہم دوسروں پرالزام تراشی کرنے کوبھی نظرانداز کرنے کی کوشش نہ کریں۔ یہ ہماری گناہ آلودہ خواہش کا نتیجہ ہےاور یہ ہمارا ہی قصور ہے۔اگرہم گناہ کرتے ہی رہیں اورایسے غلط کام کرنے کی ہرممکن کوشش بھی کریں تو ہم کسی دوسرے پرالزام نہ لگائیں بلکہ صرف اپنے آپ کو ہی اُس گناہ کا مورِدِالزام ٹھہرائیں۔اور خُدا کا بندہ یعقوبؔ یہی بات ہمیں سکھانا چاہتا ہے۔

1 ۔اکثر لوگ یہ بات کہنا نہیں چاہتے کہ اُنہوں نے .... کیا ہے۔

2۔یعقوب فرماتا ہے کہ ہم اُس وقت گناہ کرتے ہیں جب ہم اپنی بری ....میں کھنچ کر پھنس جاتے ہیں۔

3۔ہم گناہ کرتے ہیں کیونکہ ایسا کرنا ہمیں............................ ہے۔

4 ۔اگرہم گناہ کرتے ہیں تو یہ ہمارا ہی .... ہوتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 35 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

کیونکہ خُدا کا بندہ یعقوبؔ چاہتا ہے کہ ہم گناہ کرنے سے باز رہیں۔اور گناہ کا مقابلہ کرنے کیلیئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم بائبل مقدس کی تعلیمات سے روشناس ہوں۔خُدا کے کلام میں یعقوبؔ ہمیں درج ذیل باتیں بتاتا ہے،'' کلام پرعمل کرنے والے بنو نہ محض سننے والے جو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔کیونکہ جو کوئی کلام کا سننے والا ہو اور اُس پرعمل کرنے والا نہ ہو وہ اُس شخص کی مانند ہے جو اپنی قدرتی صورت آئینہ میں دیکھتا ہے۔اِس لِئے کہ وہ اپنے آپ کو دیکھ کر چلا جاتا اور فوراً بھول جاتا ہے کہ میں کیسا تھا۔لیکن جو شخص آزادی کی کامل شریعت پر غور سے نظر کرتا رہتا ہے وہ اپنے کام میں اِس لِئے برکت پائے گا کہ سن کر بھولتا نہیں بلکہ عمل کرتا ہے''
(یعقوب 1:22-25)

کیا ہم کسی ایسے شخص کا تصور کر سکتے ہیں جو آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھتا ہے کہ صاف نہیں اور اِس کے باوجود وہ ایسے ہی چلا جاتا ہے کہ جیسے چہرے پر کچھ گردوغبار ہے ہی نہیں۔گو کہ بہت سے لوگ کبھی کبھی ایسا نہیں کرتے۔بلکہ جب وہ اپنے آپ کو آئینہ میں دیکھتے ہیں تو اگر بالوں کے سنوارنے کی ضرورت ہے تو وہ فوراً کنگھی یا برش لے کر اپنے بالوں کو سنواریں گے اور اگر یہ دیکھیں گے کہ اُن کے چہرے پر مٹی ہے تو وہ اپنے چہرے کو دھوئیں گے۔

لیکن بہت سے لوگ جب خُدا کا کلام پڑھتے یا سُنتے ہیں تو وہ جان جاتے ہیں کہ اُنہیں اپنی زندگی کو کتنا سدھارنے یا بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔مگر اِس طور

سے خُدا کے کلام کی باتوں کونظرانداز کر دیتے ہیں جیسے اُنہیں پڑھا یا سُنا ہی نہیں۔ مثال کے طور پر بائبل مقدس میں لکھا ہے، ''تو خُداوند اپنے خُدا کا نام بے فائدہ نہ لینا'' (خروج 20:7)۔

فرض کیا کہ ہم ایک ایسے شخص کی مانند ہیں جو ہمیشہ دوسروں پر لعنت بھیجتا اور قسمیں کھاتا رہتا ہے۔ اور اِس طرح کی اور بہت سی باتیں بھی کرتا رہتا ہے۔ پھر ایک دِن وہ بائبل مقدس کی تلاوت کرتا اور یہ محسوس کرتا ہے کہ میں نے خُدا کے اِن احکامات کی فرمانبرداری نہیں کی ہے۔ لیکن پھر کچھ دِنوں کے بعد کوئی ایسا واقعہ پیش آتا ہے کہ اُس کو اچھا نہیں لگتا تو وہ فوراً اُس پر لعنت بھیجنا شروع کر دیتا ہے۔

ہم سوچیں کہ بائبل مقدس پڑھنے سے اُس شخص نے کون سا اچھا کام کِیا؟ کیا وہ صرف کلام پڑھنے والا ہی ٹھہرا؟ کیونکہ اگر وہ اُس حکم کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنا ہی نہیں چاہتا تو بائبل مقدس کو پڑھنے سے اُس کو کیا فائدہ حاصل ہوا؟۔

اب فرض کریں کہ ہم بھی اُس آدمی کی طرح یا عام لوگوں کی طرح دوسروں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ لیکن جب ہم خُدا کے اُس حکم کو پڑھتے ہیں جس میں یہ کہا گیا ہے، ''میں تو اب تک غلط کام ہی کرتا رہا۔ میں ابھی اور اِسی وقت سے اِس بری عادت کو ترک کرنے کی کوشش کروں گا'' اور پھر خُدا کا بندہ یعقوبؔ آپ سے یہ کہے گا کہ آپ بہت عقلمند، دانا اور فہیم ہیں کیونکہ آپ خُدا کے کلام کو صرف پڑھتے ہی نہیں بلکہ اُس کی تعلیمات پر عمل بھی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

5۔ خُدا کے کلام کا مطالعہ کرنا ایسے ہی ہے جیسے.............................میں خود کو دیکھنا۔

6۔ بائبل مقدس کا مطالعہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں اگر ہم اُس کی تعلیمات کے مطابق اپنی.............................بسر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔

7۔ ہمیں خُدا کا کلام صرف پڑھنا ہی نہیں چاہیے بلکہ اُس کی.............................بھی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 35 پر ملاحظہ کریں)

پس ہمیں چاہیے کہ بائبل مقدس کو اِس خواہش کے ساتھ پڑھیں کہ جو کچھ اُس میں لکھا ہے اُس پر عمل کر سکیں۔ اور جب کبھی ہم گناہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ اُن باتوں پر عمل کریں جو بائبل مقدس میں لکھی ہیں۔ اِس طرح ہم گناہ سے کنارہ کشی کریں۔ لیکن ہم یہ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ ہر وقت ایسا کرنا آسان نہیں کیونکہ بعض اوقات لوگ کِسی گناہ میں بُری طرح پھنس جاتے ہیں اور اُس سے چھٹکارا حاصل کرنا اُن کیلئے مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ بات خاص طور سے اُن لوگوں پر صادق آتی ہے جو شراب نوشی اور منشیات کا اِستعمال کرتے ہیں۔ اِس لِئے خُدا کا بندہ یعقوبؔ اپنے خط کے آخر میں ہمیں یہ نصیحت کرتا ہے کہ ہم اُن لوگوں کی مدد کریں جو کِسی ایسے گناہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ لکھتا ہے، ”اے میرے بھائیو! اگر تم میں کوئی راہِ حق سے گمراہ ہو جائے اور کوئی اُس کو پھیر لائے۔ تو وہ یہ جان لے کہ جو کوئی

کِسی گنہگار کو اُس کی گمراہی سے پھیر لائیگا۔ وہ ایک جان کو موت سے بچائیگا اور بہت سے گناہوں پر پردہ ڈالے گا'' (یعقوب 5:19-20)۔

یاد رکھیں! دوسرے لوگوں سے اُن کے گناہوں کے بارے میں بات کرنا آسان نہیں اور ممکن ہے کہ وہ اِس وجہ سے آپ سے خفا ہو جائیں۔ کیونکہ اِس سے آپ اُن کے احساسات کو مجروح کر سکتے ہیں۔ اور بہتر ہوگا کہ آپ اُن کی مشکلات کو اور زیادہ نہ بڑھائیں۔ مگر خُدا کے بندہ یعقوبؔ کی سوچ اِس کے برعکس ہے کیونکہ اگر کوئی شخص جِسے آپ عزیز رکھتے ہیں مرنے والا ہو تو آپ اُسے بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ فرض کریں کہ وہ شخص جو آپ کو بہت عزیز ہے ایک سڑک کے کنارے کھڑا ہے اور ایک تیز رفتار کار اُس کی طرف آ رہی ہے اور اُس کو اِس کی خبر نہیں جس کی وجہ سے وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں رہا ہے۔ کیا آپ بلند آواز سے چلا کر اُسے اِس خطرے سے آگاہ نہیں کریں گے؟ ''جو کوئی کِسی گنہگار کو اُس کی گمراہی سے پھیر لائے گا وہ ایک جان کو موت سے بچائے گا'' (یعقوب 5:20)۔ خُدا نہیں چاہتا کہ کوئی بھی شخص اپنے گناہوں میں ہلاک ہو کر ہمیشہ کی موت میں چلا جائے۔ بلکہ خُدا چاہتا ہے کہ ہر گنہگار کو اِس خطرے سے آگاہ کیا جائے اور کوشش کی جائے کہ ہر گنہگار گناہ سے کنارہ کشی کر کے اپنے نجات دہندہ یسوعؔ المسیح کے پاس آ جائے۔

8۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ہر ممکن طریقہ سے .... لوگوں کی مدد کریں تا کہ وہ گناہ سے کنارہ کشی کر سکیں۔

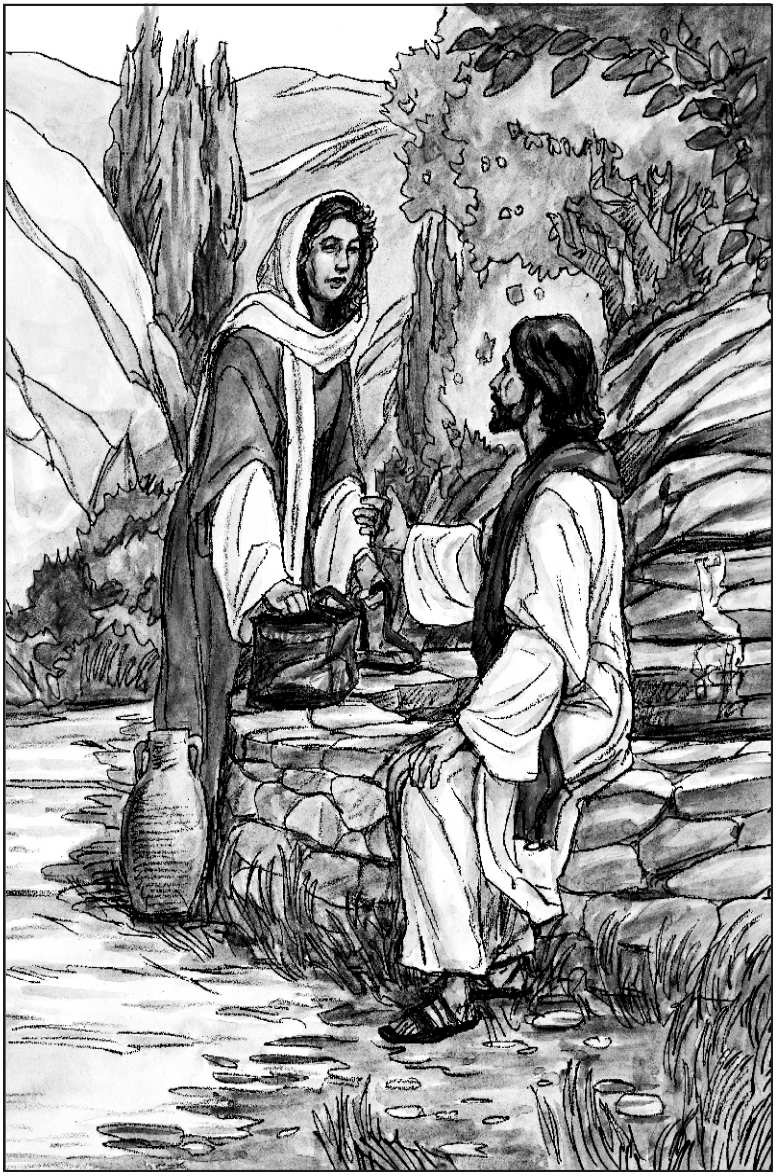

یسوعؔ المسیح نے سامریہ کی ایک عورت کو ہمیشہ کی زندگی کے متعلق تعلیم دی

9۔اپنے ہی..میں مگن رہنا بہت آسان ہے۔

10۔خُدا نہیں چاہتا کہ کوئی بھی شخص اپنے گناہوں میں ....ہو کر ابدی موت میں چلا جائے۔

11۔ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے تا کہ ہر گنہگار گناہ سے کنارہ کشی کر کے اپنے نجات دہندہ..کے پاس آجائے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 35 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

نظرِ ثانی

اکثر اوقات لوگ اِس بات کو تسلیم کرنا پسند نہیں کرتے کہ وہ گنہگار ہیں بلکہ اِس کی بجائے وہ یوں کہتے ہیں کہ اُن سے غلطی ہو گئی تھی یا وہ اپنے ایمان میں کمزور پڑ گئے تھے۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ قصور اُن ہی کا ہے۔لیکن گناہ میں مبتلا ہونے میں قصور ہمیشہ خود ہمارا ہی ہوتا ہے کیونکہ یہ ہماری اپنی ناجائز خواہشات اور تمنائیں ہیں جو بہلا کر اور فریب دے کر ہمیں اچھے کام کرنے سے باز رکھتی ہیں۔ ہم اِس لئِے بھی گناہ کرتے ہیں کیونکہ ایسا کرنا ہمیں اچھا لگتا ہے اور اِس سے ہم لطف اندوز بھی ہوتے ہیں۔ بجائے اِس کے کہ ہم جھوٹے بہانے بناتے پھریں ہمیں چاہیے کہ ہم بائبل مقدس کا مطالعہ کریں اور یہ جانیں کہ خُدا ہم سے کیسے کاموں کی توقع کرتا ہے۔ خُدا کا کلام ایک آئینہ کی طرح ہے جو ہمارے گناہ اور قصور ہم پر واضح کرتا ہے۔اور کوئی بھی

شخص آئینہ اِس لِئے نہیں دیکھتا کہ اپنے بکھرے ہوئے بالوں اور اپنی حالت کو نہ سنوارے۔اِسی طرح ہم بھی خُدا کا کلام اِس لِئے نہیں پڑھتے کہ اپنی گنہگار اور نہ گفتہ بہ حالت کو دیکھ کر گناہ سے باز رہنے کی کوشش نہ کریں۔

بعض اوقات خُدا کی شریعت کے عین مطابق زِندگی بسر کرنا اِتنا آسان نہیں ہوتا۔خاص طور پر جب ہمیں دوسروں کے احوال پر غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اگر کِسی شخص کو گناہ ترک کرنے میں مشکل درپیش ہے تو ہمیں چاہیے کہ ہم اُس کی مدد کریں تا کہ وہ اُس گناہ سے باز رہ سکے۔اِس طرح ہم اُسے بچا سکتے ہیں تا کہ وہ گناہ میں ہلاک نہ ہو اور ابدی موت میں نہ ڈالا جائے۔

امتحانی سوالنامہ

1۔اکثر لوگ یہ اقرار کرنا پسند نہیں کرتے کہ اُنہوں نے........................کِیا ہے۔

2۔یعقوبؔ فرماتا ہے کہ ہم اُس وقت گناہ کرتے ہیں جب ہم اپنی........................ خواہشات میں کھنچ کر پھنس جاتے ہیں۔

3۔لوگ گناہ کرتے ہیں کیونکہ ایسا کرنے سے وہ........................ہوتے ہیں۔

4۔اگر ہم گناہ کرتے ہیں تو یہ........................ہی قصور ہوتا ہے۔

5۔ خُدا کا.................................ہماری زندگی کیلئے ایک آئینہ ہے۔

6۔ ....کا مطالعہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں اگر ہم اُس کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔

7۔ ہمیں خُدا کا کلام صرف.................................ہی نہیں چاہیے بلکہ اُس پر عمل بھی کرنا چاہیے۔

8۔ ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے تا کہ ہر گنہگار.................................سے کنارہ کشی کر کے اپنے نجات دہندہ یسوعؔ المسیح کے پاس آجائے۔

9۔ اپنے ہی حال واحوال میں مگن رہنا بہت.................................ہے۔

10۔ بعض اوقات خُدا کی.................................کے عین مطابق زِندگی بسر کرنا اِتنا آسان نہیں ہوتا۔

11۔ خُدا نہیں چاہتا کہ کوئی بھی گناہ میں ہلاک ہو اور.................................میں ڈالا جائے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 85 پر ملاحظہ کریں)

صفحہ 27، 30 اور 33 کے جوابات: 1۔ گناہ ؛ 2۔ خواہشات ؛ 3۔ اچھا لگتا ؛ 4۔ قصور ؛ 5۔ آئینہ ؛ 6۔ زِندگی ؛ 7۔ فرمانبرداری ؛ 8۔ گنہگار ؛ 9۔ حالات ؛ 10۔ ہلاک ؛ 11۔ یسوعؔ المسیح۔

قائن اپنے بھائی ہابل کو ناپسند کرتا تھا

تیسرا باب

زُبان

بہت سے لوگ بلند آواز سے باتیں کرنا پسند کرتے ہیں۔ آپ اِس قسم کے لوگوں کو جانتے بھی ہوں گے۔ اُن کے ہونٹ کبھی بند نہیں ہوتے اور اُن کی زبان کبھی نہیں رُکتی اور پھر آخر کار ایسے لوگ ایک بڑی مشکل کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ہم ضرور یہ سوچیں گے کہ ایسے لوگ اپنے اِس تلخ تجربہ سے ضرور سبق حاصل کرتے ہیں یا کرتے ہوں گے۔ لیکن نہیں! وہ پھر بھی کوئی سبق حاصل نہیں کرتے اور جلد ہی پہلے کی طرح باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

بائبل مقدس میں یعقوبؔ کے عام خط میں اُن خطرات اور مشکلات سے آ گاہ کیا گیا ہے جن کا سبب ایک بے قابو زبان ہو سکتی ہے اور ایک مسیحی یقیناً اپنی زبان قابو میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ خُدا کا بندہ یعقوبؔ اپنے خط میں ہمیں بتا تا ہے کہ ہم اپنی زبان کو کیوں اور کِس طرح قابو میں رکھیں۔ اِس باب کے آخر تک آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ یہ بتا سکیں کہ کِس طرح زبان بڑی مشکل کا سبب بن سکتی ہے، اور

☆ یہ بتا سکیں کہ اپنی زبان کو کِس طرح قابو میں رکھا جا سکتا ہے۔

کیا کبھی آپ نے غور کِیا کہ زبان آپ کے بدن کا کتنا چھوٹا سا عُضو ہے؟ اِس کی لمبائی چند اِنچوں (چھ یا سات سینٹی میٹر) سے زیادہ نہیں ہوتی اور اگر اِس کا وزن کیا جائے تو آدھا پاؤنڈ یا ایک پاؤ سے زیادہ نہیں۔ اگر زبان سائز میں خاصی بڑی نہیں ہے۔ پھر بھی زبان ہمارے بدن کے اہم ترین اعضا میں سے ایک ہے کیونکہ ہماری گفتگو کا دارومدار اِسی پر ہے۔

یعقوبؔ بھی اِس حقیقت سے بے حد متاثر ہے۔ وہ لکھتا ہے، ''جب ہم اپنے قابو میں کرنے کیلئے گھوڑوں کے منہ میں لگام دے دیتے ہیں تو اُن کے سارے بدن کو بھی گھما سکتے ہیں۔ دیکھو جہاز بھی اگر چہ بڑے بڑے ہوتے ہیں اور تیز ہواؤں سے چلائے جاتے ہیں تو بھی ایک نہایت چھوٹی سی پتوار کے ذریعہ سے ماجھی کی مرضی کے

موافق گھمائے جاتے ہیں۔ اِسی طرح زبان بھی ایک چھوٹا سا عضو ہے اور بڑی شیخی مارتی ہے'' (یعقوب 3:3-5)۔

اِس اقتباس میں خُدا کا بندہ یعقوبؔ ہمیں کیا سکھانے کی کوشش کر رہا ہے؟۔ وہ ہمیں بتانا چاہتا ہے کہ ہم لوہے کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے (لگام) کے ذریعہ ایک گھوڑے کو قابو میں رکھ سکتے ہیں یا لکڑی کے ایک چھوٹے ٹکڑے (پتوار) سے ایک بڑے جہاز کو رواں دواں رکھ سکتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ایک چھوٹی سی چیز ایک بڑی چیز کو قابو میں رکھ سکتی ہے۔ ہماری زبان بھی ایسی ہی ہے۔ یہ شیخی اور تکبر کی باتیں کرنا شروع کر دیتی ہے اور پیشتر اِس کے کہ ہم اِسے سمجھیں ہماری زبان ہی اِس شیخی اور تکبر کی تائید میں اور زیادہ باتیں کہہ دیتی ہے۔

مثال کے طور پر فرض کریں کہ ہم اپنے گھر سے باہر کسی دوسری جگہ کھڑے ہو کر یہ دعویٰ کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ ہم بہت طاقتور اور جنگجو ہیں اور تھوڑی ہی دیر کے بعد ہمیں یہ خبر ملتی ہے کہ کسی شخص نے ہمارے ساتھ لڑائی کرنے کیلئے ہمیں للکار دِیا ہے اور یہ زبانی کلامی لڑائی نہیں بلکہ ہاتھا پائی اور گتھم گتھا ہونے کی لڑائی ہے۔

چونکہ ہم نے اپنی زبان کو ایسی بڑی شیخی کی باتیں کرنے دِیا اور اب ہمارے باقی جِسم کو اِس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ لیکن ہماری زبان نے تو صرف ایسے ہی کہا تھا۔

1۔زبان آپ کے بدن کے...............................ترین اعضاء میں سے ایک ہے۔

2۔جب زبان شیخی کی باتیں کرنا شروع کر دیتی ہے تو یہ اُس چھوٹی سی چیز کی مانند ہے جوایک بڑی چیز کو.............................میں کر لیتی ہے۔

3 ۔آپ کی زبان شیخی مارتی ہے اورآپ کے باقی اعضاء اُس شیخی اورتکبر کی ....کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 48 پر ملاحظہ کریں)

خُدا کا بندہ یعقوبؔ لوگوں کی زبان کا اعتبار نہیں کرتا۔وہ اپنے خط میں یوں لکھتا ہے،''دیکھو۔تھوڑی سی آگ سے کتنے بڑے جنگل میں آگ لگ جاتی ہے۔ زبان بھی ایک آگ ہے۔زبان ہمارے اعضاء میں شرارت کا ایک عالم ہے اورسارے جسم کو داغ لگاتی ہے اور دائرہَ دُنیا کو آگ لگا دیتی ہے اور جہنم کی آگ سے جلتی رہتی ہے۔کیونکہ ہر قسم کے چوپائے اور پرندے اور کیڑے مکوڑے اور دریائی جانور تو اِنسان کے قابو میں آسکتے ہیں اور آئے بھی ہیں۔مگر زبان کو کوئی آدمی قابو میں نہیں کر سکتا۔وہ ایک بلا ہے جو کبھی رکتی ہی نہیں۔زہرِ قاتل سے بھری ہوئی ہے'' (یعقوب3:5-8)۔

ایک اہم بات جو خُدا کا بندہ یعقوبؔ لکھتا ہے کہ کِس طرح زبان ہمارے

پورے جسم کو داغ لگا دیتی ہے۔

کیا آپ کِسی ایسے شخص کے بارے میں جانتے ہیں ؟ یعنی ایسا شخص یا عورت جِس کے بال خوبصورت ہوں اوراُس کا چہرہ اورجسم بہت دِلکش اور جاذب نظر ہومگر جب وہ اپنا منہ کھولے تو دوسرے لوگوں کو برا بھلا کہنا شروع کر دیتی یا دیتا ہو اوردوسرے لوگوں پرلعنت کرتی رکرتا ہوقسمیں کھاتی رکھاتا ہویعنی اِس طرح اپنی گندی اور گھناؤنی زبان کا عملی مظاہر کرتی رکرتا ہو۔سوچیں کیا اُس کی گندی زبان نے ایک بد نما داغ کی طرح اُس کے حُسن و جمال کو تباہ برباد نہیں کر دِیا؟۔

مسیحی وہ لوگ ہیں جنہیں مسیح نے مول دے کرخرید لیا ہے تا کہ خُدا کے لے پالک فرزند ہوں ۔ خُدا نے اپنے بیٹے یسوع المسیح کو اِس دُنیا میں بھیجا تا کہ ہمارے گناہوں کی خاطر اپنی جان دے ۔ اِس سے ہم خُدا کی نظر میں خاص لوگ اورایسی اُمت بن جاتے ہیں جو خُدا کی خاص ملکیت ہے۔اور خُدا چاہتا ہے کہ ہم جو اُس کے لے پالک فرزند ہیں اُس کی خوبیاں ظاہر کریں ۔لیکن جب ہم اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھتے تو ہم اپنی حیثیت کھو دیتے ہیں۔ہم دوسرے لوگوں کو یہ تاثر نہیں دے پاتے کہ ہم اپنے مسیحی ایمان میں سنجیدہ ہیں۔ یہ اِس لِئے ہوتا ہے کیونکہ ہم اپنے بدن کے چھوٹے سے اعضاء یعنی زبان کو اپنے قابو میں کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

4 ۔آپ کی زبان آپ کے پورے ....
کو داغ دار بنا دیتی ہے۔

5۔ بے قابو اور بے لگام زبان کسی بھی شخص کے ....
کر برباد کر سکتی ہے۔

6۔اگر ہم اپنی زبان کو قابو میں نہ کریں تو لوگ سوچیں گے کہ ہم اپنے مسیحی ایمان میں
..................................نہیں ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 48 پر ملاحظہ کریں)

خُدا کا بندہ یعقوب یہاں ایک خوبصورت مثال پیش کرتا ہے، ''اِسی (زبان) سے ہم خُداوند اور باپ کی حمد کرتے ہیں اور اِسی سے آدمیوں کو جو خُدا کی صورت پر پیدا ہوئے ہیں بددُعا دیتے ہیں۔ایک ہی منہ سے مبارکباد اور بددُعا نکلتی ہے۔اے میرے بھائیو! ایسا نہ ہونا چاہیے'' (یعقوب 3:9-10)۔

جو کچھ آپ نے ابھی پڑھا اُس کے بارے میں غور کریں۔فرض کریں کہ جب ہم ایک گرجا گھر میں بیٹھ کر خُدا کی حمد وستایش کے گیت گا رہے ہیں اور پادری صاحب کے ساتھ مل کر دُعائے ربانی اور پھر آمین بھی کہتے ہیں۔لیکن پھر جب ہم گرجا گھر سے باہر نکلتے ہیں اور کسی ایسے شخص کو دیکھتے ہیں جو آپ کی نظر میں اچھا شخص نہیں اور آپ اُسے نکما اور گھٹیا اِنسان کہتے ہیں یا اِس سے بھی بدتر الفاظ اُس کے خلاف بولتے ہیں۔ذرا غور کریں کہ گرجا گھر میں کچھ دیر پہلے آپ نے کیا کیا تھا؟۔آپ تو خُدا کی قدرت اور جلال اور عظمت اور حشمت کی باتیں کہہ رہے تھے اور اب آپ نے دوسرے شخص کو جو خُدا کی شبیہ پر خلق کیا گیا ہے لعن طعن کرنا شروع کر دیا ہے۔

خُدا کا بندہ یعقوبؔ لکھتا ہے کہ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے رویے کو پختہ کریں۔یعنی یا توخُدا کی عظمت اوراُس کی ستایش کرنے کواپنائیں جس میں ہر اِنسان جوخُدا کی شبیہ پرخلق کیا گیاہےعزت اورتعریف کے لائق ہےاور یا پھرہم ہر اِنسان پر جوخُدا کی شبیہ پرخلق کیا گیا ہے بددعا دینے اورلعن طعن کرنے کیلئے آزادر ہیں۔لیکن یادرکھیں کہ ایسا کرنے سےہم خُدا پربھی لعن طعن کرتے ہیں۔

7۔ہم ایک ہی زبان سے خُدا کی حمد وستایش کرتے ہیں اور اِنسانوں کو بددعا دیتے ہیں جوخُدا کی .... پرخلق کیئے گئے ہیں۔

8۔اگرخُدا حمد وستایش کے لائق ہےتو پھر ہر انسان جو خُدا کی شبیہ پرخلق کیا گیا ہے .... کے لائق ہے۔

9۔اگرہم لوگوں کوبُرا بھلا کہتے ہیں تو ایک طرح سے ہم .... کو بُرا بھلا کہتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 48 پرملاحظہ کریں)

ہم یہ دونوں کام ایک ساتھ نہیں کر سکتے یعنی ایک ہی مُنہ سے خُدا کی حمدوستائش کریں اوراُسی سے دوسروں کوبُرا بھلا کہیں۔خُدا کا بندہ یعقوبؔ اپنے بیان کو اِن الفاظ کے ساتھ جاری رکھتا ہے،"کیا چشمہ کے ایک ہی منہ سے میٹھا اور کھاری پانی نکلتا ہے؟۔اے میرے بھائیو! کیا انجیر کے درخت میں زیتون اورانگور میں انجیر

پیدا ہو سکتے ہیں ؟ اِسی طرح کھاری چشمہ سے میٹھا پانی نہیں نکل سکتا ‘‘ (یعقوب 3:11-12)۔ذرا غور کریں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔کیونکہ اگر ہم بدزبان ہیں تو پھر ہم یہ توقع نہ کریں کہ خُدا کی حمدوستایش میں ہم کچھ کہہ سکتے ہیں۔ہم ایک ہفتے میں چھ دِن اور تیس گھنٹے دوسرے انسانوں پر لعن طعن کر کے یہ توقع نہیں کر سکتے کہ ہمارے ہونٹ پاک ہیں تا کہ اتوار کی صبح گرجا گھر میں ایک گھنٹہ عبادت کے دوران خُدا کی حمدوستائش کے گیت وزبور گا سکیں!

زبان کو قابو میں رکھنے کا ایک طریقہ ہے کہ ہم ذرا اِس بات پر سوچیں! کہ جب ہم کِسی دوسرے انسانوں کے بارے میں کوئی بیہودہ بات کرنے والے یا بددُعا دینے یا اُن پر لعن طعن کرنے یا اُنہیں گالی دینے والے لوگ ہیں تو ہم سوچیں! کہ کیا ہم خُدا کو ایسا کہہ سکتے ہیں، ’’نہیں بالکل نہیں‘‘۔اِس لِئے کِسی دوسرے اِنسان کو جو خُدا کی شبیہ پر خلق کیا گیا ہے ایسی بیہودہ بات کیوں کہیں۔

کیا ہم چاہتے ہیں کہ ہماری دُعائیں اور حمدوستایش خُدا کو پسند آئے؟ تو پھر ہم ہفتے کے سارے دِنوں میں یہ یادرکھیں کہ ہم خُدا کے حضور دُعا کرنے والے لوگ ہیں یعنی ہم دُعا میں خُدا سے باتیں کرنے والے لوگ ہیں۔جِس نے ہمیں خلق کِیا اور اپنے بیٹے کو اِس دُنیا میں بھیجا تا کہ وہ ہمارا نجات دہندہ ہو۔اِس لِئے ہم اپنے ہونٹوں کو پاک رکھیں اور اپنی زبان کو قابو میں۔تا کہ اتوار کے ساتھ ساتھ ہر روز خُدا کے حضور مناجاتیں پیش کر سکیں اور اُس کی حمدوستایش میں گیت اور زبور گا سکیں۔

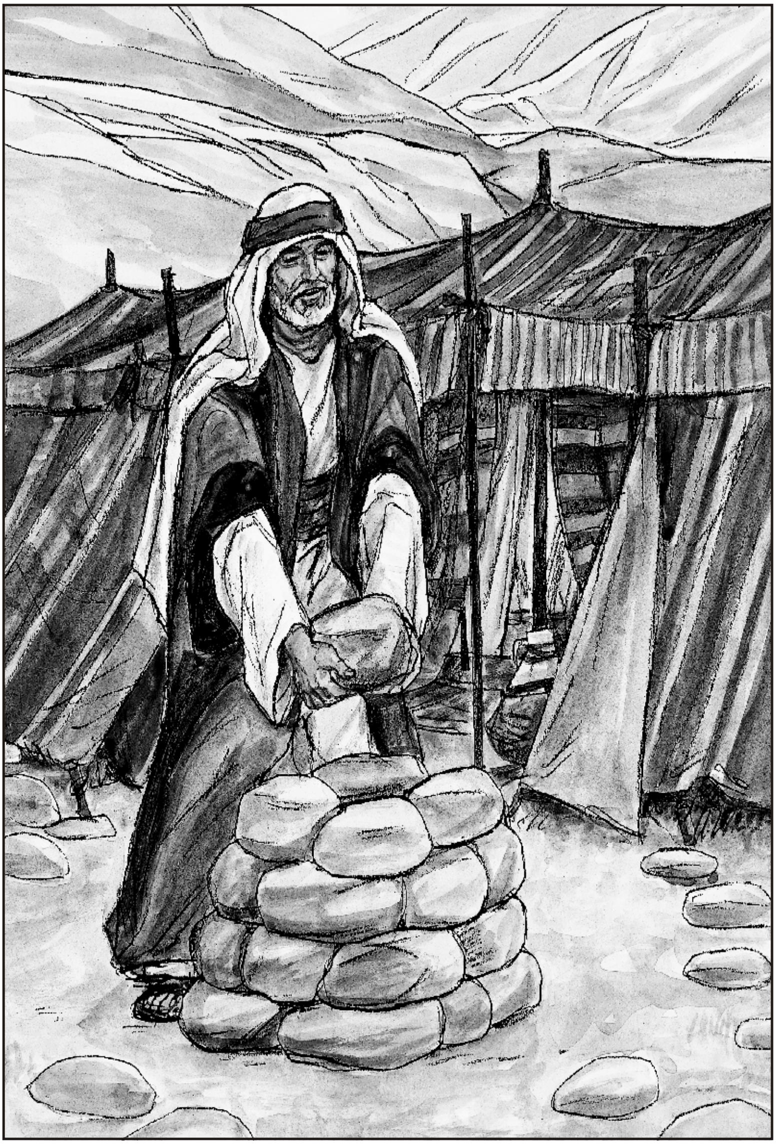

ابرہام نے خُدا کی شکرگزاری کیلیئے ایک مذبح بنایا

10۔خُدا کا بندہ یعقوبؔ پوچھتا ہے کہ کیا ایک ہی چشمہ سے میٹھا اور ....
.......................پانی نکل سکتا ہے۔

11۔آپ کِسی دوسرے اِنسان پر لعن طعن کرنے کے بعد یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ کی زبان خُدا کی حمدوستائش کرنے کیلئے.....................................ہے۔

12۔کِسی دوسرے اِنسان کے بارے میں کوئی بیہودہ بات نہ کہیں کیونکہ وہ خُدا کی ....پر خلق کِیے گئے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 48 پر ملاحظہ کریں)

نظرِثانی

زبان اگرچہ اِنسانی بدن کا ایک چھوٹا سا عضو ہے تو بھی ہمارے پورے بدن پر حاوی ہے۔ یہ بہت شیخی اور تکبر کی باتیں کرنا شروع کرسکتی ہے اور پھر ہمارے پورے جسم کو اِس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ ہماری زبان ایسی بیہودہ باتیں کرسکتی ہے جِس سے ہم بہت نجس ہو سکتے ہیں چاہے شکل وصورت سے ہم کتنے زیادہ حسین وجمیل نظر آتے ہیں۔ جب ہماری زبان سے کِسی دوسرے اِنسان کو بُرا بھلا کہتے ہیں تو یہ خُدا کو بُرا کہنے کے مترادف ہے کیونکہ خُدا نے اِنسان کو اپنی شبیہ پر خلق کیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اپنی زبان کو قابو میں رکھیں اور ایسی باتیں کریں جِس سے ثابت ہو کہ ہم مسیحی ہیں ورنہ ہمارے ہونٹ پاک نہیں رہیں گے کہ ہم خُدا کی حمدوستایش کرسکیں۔

امتحانی سوالنامہ

1۔..............................آپ کے بدن کے اہم ترین اعضا میں سے ایک ہے۔

2۔جب آپ کی زبان ....کی باتیں کرنا شروع کر دیتی ہے تو یہ اُس چھوٹی چیز کی مانند ہوتی ہے جو ایک بڑی چیز کو قابو میں کر لیتی ہے۔

3۔آپ کی ....شیخی مارتی ہے اور آپ کے باقی اعضاء اُس شیخی اور تکبر کی تائید کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

4۔آپ کی زبان آپ کے پورے بدن کو.. لگا سکتی ہے۔

5۔ایک ....اور بے لگام زبان اُس شخص کے حسن و جمال کو برباد کر سکتی ہے جو جسمانی اور شکل وصورت کے اعتبار سے نہائیت خوبصورت ہے۔

6۔اگر ہم اپنی زبان کو قابو میں نہ کریں تو لوگ سوچیں گے کہ ہم مسیحی.................. میں سنجیدہ نہیں ہیں۔

7۔ہم ایک ہی زبان سے خُدا کی حمد ستایش کرتے ہیں اور اِنسانوں کو..................
بھی دیتے ہیں جو خُدا کی شبیہ پر خلق کِئے گئے ہیں۔

8۔اگر خُدا حمد وستایش کے لائق ہے تو پھر ہر اِنسان جو خُدا کی.........................
پر خلق کِیا گیا ہے وہ عزت کے لائق ہے ۔

9۔اگر ہم ....کو بُرا بھلا کہتے ہیں تو ایک طرح سے ہم خُدا کو
بُرا بھلا کہتے ہیں۔

10 ۔خُدا کا بندہ یعقوبؑ پوچھتا ہے کہ کیا ایک ہی ....
سے میٹھا اور کھاری پانی نکل سکتا ہے ۔

11۔آپ کِسی دوسرے انسان پر لعن طعن کرنے کے بعد یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ کی
زبان خُدا کی.........................کرنے کیلیئے پاک ہے۔

12۔کِسی دوسرے اِنسان کے بارے میں کوئی بے ہودہ بات نہ کہیں کیونکہ وہ......
.................................کی شبیہ پر خلق کیا گیا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 85 پر ملاحظہ کریں)

؟

صفحہ 40، 41-42-43اور46 کے جوابات: 1۔اہم ؛ 2۔قابو ؛ 3۔تائید ؛
4۔ جسم ؛ 5۔حسن وجمال ؛ 6۔سنجیدہ ؛ 7۔شبیہ ؛ 8۔عزت ؛ 9۔خُدا ؛
10۔کھاری ؛ 11۔پاک ؛ 12۔شبیہ۔

چوتھا باب

دوسروں کے احوال

خُدا کا بندہ یعقوبؔ اِس بات کی وضاحت بار بار کرتا ہے کہ مسیحیوں کو دوسرے لوگوں کے احوال پر بھی غور کرنا چاہیے۔مگر یہ کام ہمیشہ آسان نہیں ہوتا کیونکہ بہت سے لوگ یہ سوچ رکھتے ہیں کہ اُن کی اپنی ذات ہی سب سے زیادہ اہم ہے۔وہ کہتے ہیں ''پہلے اپنے احوال پر دھیان رکھو'' لیکن خُدا ایسا نہیں چاہتا اور نہ ہی ایک حقیقی مسیحی ایسا کرتا ہے۔

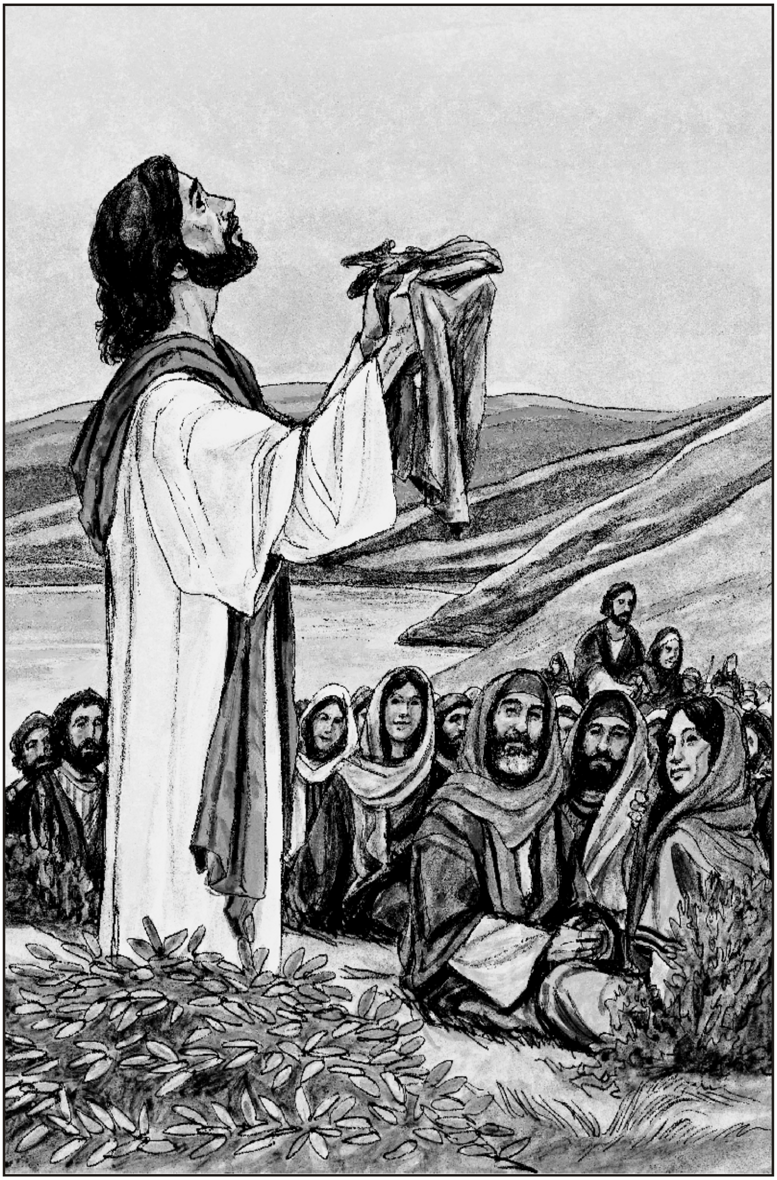

یسوعؔ المسیح نے 5000 سے زائد لوگوں کو کھانا کھلا کر اُن سے اپنی محبت اور شفقت کا اِظہار کیا

اِس باب میں ہم دیکھیں گے کہ یعقوبؔ رسول اِس ضمن میں کیا کہنا چاہتا ہے کہ ہم اپنی زندگی میں دوسرے لوگوں کو بھی اہمیت دیں یا نہ دیں۔ اِس باب کے آخر تک آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ یہ بتا سکیں کہ:

☆ لڑنا، جھگڑنا اور بحث میں اُلجھنا کیوں غلط ہے ؟

☆ خاص لوگوں کی طرفداری کرنا کیوں غلط ہے ؟ اور

☆ ایک مسیحی کا دوسرے لوگوں کے ساتھ کیسا رویہ ہونا چاہیے ؟

ہر شخص یہ جانتا ہے کہ لڑائی جھگڑا کتنی جلدی شروع کیا جا سکتا ہے؟ کیونکہ جب کوئی بھی کِسی کے ساتھ خفا ہوتا ہے تو وہ اُس کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا چاہتا ہے اور لڑائی شروع کرنے میں کوئی دیر نہیں لگتی۔

یعقوبؔ رسول لڑائی اور جھگڑے کے بارے میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہے، ''تم میں لڑائیاں اور جھگڑے کہاں سے آ گئے ؟ کیا اُن خواہشوں سے نہیں جو تمہارے اعضاء میں فساد کرتی ہیں؟۔ تم خواہش کرتے ہو اور تمہیں ملتا نہیں ۔ خون اور حسد کرتے ہو اور کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ تم جھگڑتے اور لڑتے ہو۔ تمہیں اِس لِئے نہیں ملتا کہ مانگتے نہیں'' (یعقوب 4:1-2)۔

لوگ کیوں لڑائی جھگڑے میں ملوث ہو جاتے ہیں؟۔ اکثر اوقات یہ اِس

لِئے ہوتا ہے کہ اُن میں سے کِسی ایک کے پاس کوئی چیز ہوتی ہے جو دوسرا شخص حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ممکن ہے کہ روپیہ پیسہ یا کھانے کی کوئی چیز ہو جو وہ اپنے ہاتھوں سے چھین سکتے ہیں۔ بعض اوقات دوسروں سے حسد کرنے کے سبب کچھ لوگوں کا طرزِ زِندگی بھی ایسا ہوتا ہے کیونکہ وہ دوسرے لوگوں کو چین اور سکون کی زندگی بسر کرتے دیکھتے ہیں اور وہ خود اِس سے محروم ہوتے ہیں۔ اِس لئے وہ اُن سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں۔

خُدا کا بندہ یعقوبؔ لکھتا ہے کہ یہ اُن خواہشات کی وجہ سے ہے جن کا محور خود غرضی ہے، ''تم خواہش کرتے ہو اور تمہیں ملتا نہیں۔ خون اور حسد کرتے ہو اور کچھ حاصل نہیں کر سکتے'' (یعقوب 2:4)۔ بعض لوگ واقعی ایسے ہیں۔ وہ کسی چیز کو حاصل کرنے کیلئے کِسی اِنسان کا خون بھی کر دیتے ہیں۔ بعض لوگ یہ خواہش کرتے ہیں کہ فلاں لوگ مر جائیں کیونکہ وہ اُن سے حسد اور تفرقہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور بعض لوگ دوسروں سے نفرت کرتے ہیں۔ کلامِ اِلٰہی میں لکھا ہے کہ بری خواہشات قتل کرنے کے مترادف ہیں۔

یہ جاننا بہت آسان ہے کہ کِسی کے ساتھ بھی لڑائی جھگڑا کرنے کیلئے تیار ہو جانا کیوں غلط اور نامناسب ہے؟ کیونکہ یہ خُدا کے خلاف ایک گناہ ہے۔ یعقوب اپنے بیان کو اِن الفاظ کے ساتھ جاری رکھتا ہے، ''تم مانگتے ہو (دُعائیں) اور پاتے نہیں (کیوں؟) اِس لِئے کہ بُری نیت سے مانگتے ہو تا کہ اپنی عیش و عشرت میں خرچ

کرو‘‘ (یعقوب 4:2-3) ۔اگر آپ کسی ایسی چیز کو حاصل کرنے کے آرزومند ہیں جو کسی دوسرے کے پاس ہے تو بغیر حسد کِئے ویسی چیز حاصل کرنے کیلئے خُدا سے دُعا مانگیں ۔لیکن ایک بات کا خیال رکھیں ! کہ اُس چیز کیلئے آپ کے ارادے خُدا کی خوشنودی کے برعکس نہ ہوں ۔ کیونکہ اگر اُسی چیز کو حاصل کرنے کی ایک ہی وجہ آپ کی عیش وعشرت ہے تو آپ خودغرض ہیں ۔ایک مسیحی کیلئے یہ اچھی بات نہیں کہ اُس کا دامن خودغرضی سے لبریز ہو۔

خُدا کا بندہ یعقوبؔ اپنے خط میں اِس قسم کی خودغرضی کے بارے میں مزید لکھتا ہے کہ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ سب کچھ اُنہیں مل جائے لیکن خُود وہ دوسرے لوگوں کی بالکل پرواہ نہیں کرتے ۔ وہ امیر اور دولت مند بننا چاہتے ہیں چاہے باقی سب لوگ فاقہ کشی کی زِندگی بسر کریں ۔یعقوبؔ تنبیہ کرتے ہوئے ایسے لوگوں سے یوں مخاطب ہوتا ہے ۔

’’اے دولتمندو ذرا سنو! تم اپنی مصیبتوں پر جو آنے والی ہیں روٴو اور واوٴیلا کرو ۔تمہارا مال بگڑ گیا اور تمہاری پوشاکوں کو کیڑا کھا گیا ۔تمہارے سونے چاندی کو زنگ لگ گیا اور وہ زنگ تم پر گواہی دے گا اور آگ کی طرح تمہارا گوشت کھائے گا ۔تم نے اخیر زمانہ میں خزانہ جمع کیا ہے ۔ دیکھو جن مزدوروں نے تمہارے کھیت کاٹے اُن کی وہ مزدوری جو تم نے دغا کر کے رکھ چھوڑی چلاتی ہے اور فصل کاٹنے والوں کی فریاد ربُ الافواج کے کانوں تک پہنچ گئی ہے ۔تم نے زمین پر عیش وعشرت کی اور مزے

اُڑائے ۔تم نے اپنے دِلوں کو ذبح کے دِن موٹا تازہ کِیا‘‘(یعقوب5:1-5)۔

ایسی خودغرضی ہی بہت سی لڑائیوں اور جھگڑوں کی جڑ ہوتی ہے اور اگر آپ خُودغرضی کی زِندگی بسر کررہے ہیں تو خُدا کا بندہ یعقوبؔ لکھتا ہے کہ ایسے لوگوں کا انجام بھی اُن لوگوں جیسا ہی ہوگا جو لڑائی جھگڑا اور حسد کرتے ہیں۔کیا یہ اچھی بات ہے؟ بے شک نہیں۔

1۔لڑائیوں اور جھگڑوں کی جڑ ہماری وہ خواہشات ہیں جِن کا محور ہماری.................. ....ہے۔

2۔بجائے اِس کے کہ ہم مختلف چیزوں کے حصول کیلیئے لڑائی جھگڑا کریں ہمیں چاہیے کہ اُن چیزوں کو حاصل کرنے کیلیئے خُدا سے .... مانگیں۔

3۔لیکن اگر ہم اُن چیزوں کو اپنی ....کیلیئے حاصل کرنا چاہتے ہیں تو............................... اِرادے خودغرضی کے ہیں۔

4۔ایک مسیحی کا دامن..سے پاک ہونا چاہیے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 62 کے آخر پر ملاحظہ کریں)

اِس قسم کی خود غرضی کا مظاہرہ طرف داری سے بھی ہوتا ہے۔ طرفداری کا مطلب ہے کہ ہم کِسی ایک شخص کو دوسرے لوگوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ یہ اُس حقیقت کے منافی نہیں کہ آپ کی دوستی چند لوگوں کے ساتھ ہے اور باقی لوگوں کے ساتھ نہیں بلکہ طرف داری کا مطلب ہے کہ ہم چند لوگوں کو زیادہ عزت دیتے ہیں جبکہ دوسرے لوگوں کو حقیر سمجھتے ہیں۔

خُدا کا بندہ یعقوبؔ طرفداری کے بارے میں یوں لکھتا ہے، ''اے میرے بھائیو! ہمارے خُداوند ذُوالجلال یسوعؔ مسیح کا اِیمان تم میں طرفداری کے ساتھ نہ ہو۔ کیونکہ اگر ایک شخص تو سونے کی انگوٹھی اور عمدہ پوشاک پہنے ہوئے تمہاری جماعت میں آئے اور ایک غریب آدمی میلے کُچیلے کپڑے پہنے ہوئے آئے۔ اور تم اُس عُمدہ پوشاک والے کا لحاظ کر کے کہو کہ تو یہاں اچھی جگہ بیٹھ اور اُس غریب شخص سے کہو کہ تُو وہاں کھڑا رہ یا میرے پاؤں کی چوکی کے پاس بیٹھ۔ تو کیا تم نے آپس میں طرفداری نہ کی اور بدنیت مُنصِف نہ بنے؟۔ تو بھی اگر تم اِس نوشتہ کے مطابق کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ اُس بادشاہی شریعت کو پورا کرتے ہو تو اچھا کرتے ہو۔ لیکن اگر تم طرفداری کرتے ہو تو گناہ کرتے ہو اور شریعت تُم کو قصور وار ٹھہراتی ہے'' (یعقوب 2:1-4،8-9)۔

لوگ کیوں طرفداری کا مظاہرہ کرتے ہیں؟۔ اکثر اوقات اِس لِئے کیونکہ وہ اُن باتوں پر غور کرنا نہیں چاہتے جو خُدا کی طرف سے ہیں۔ کیا خُدا کو اِس بات کی

پرواہ ہے کہ کون کتنا زیادہ امیر اور دولت مند ہے؟۔کیا یسوعؔ المسیح نے امیروں اورغریبوں دونوں کیلیئے اپنی جان نہیں دِی ؟۔اگرآپ ایک امیر آدمی کو ایک غریب آدمی پر ترجیح دیتے ہیں تو آپ خُدا سے کیا کہہ رہے ہیں؟۔کیا آپ خُدا سے یہ نہیں کہہ رہے کہ اُسے کلام تبدیل کرنا چاہیے؟۔اُسے یہ حکم کہ ''اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ'' کو اِس طرح دوبارہ لکھنا چاہیے تا کہ وہ حُکم یوں پڑھا جائے'' اپنے پڑوسی سے محبت رکھ اگر تُو سمجھے کہ وہ اِس کے لائق ہے!''

کِسی شخص کو جانچنا کہ وہ عزت کے لائق ہے یا نہیں ہمارا کام نہیں۔ بلکہ خُدا فرماتا ہے کہ ہر ایک شخص ہمارا پڑوسی ہے اور ہم ہر شخص سے اپنی مانند محبت رکھیں۔ چاہے وہ امیر ہو یا غریب، گورا ہو یا سیاہ، وہ کِسی بھی ملک کا باشندہ ہو،شہر میں رہتا ہو یا گاؤں میں،مرد ہو یا عورت۔ سچا مسیحی اِن باتوں کو اہمیت نہیں دیتا۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ہی احوال پر نہیں بلکہ دوسروں کے احوال پر بھی غور کریں اور دوسرے لوگوں کو اپنے سے بہتر سمجھیں۔

5۔طرفداری کا مطلب ہے .... لوگوں کو عزت دینا اور باقی لوگوں کو........................سمجھنا۔

6۔کِسی شخص کو جانچنا کہ وہ عزت کے.. ہے یا نہیں یہ ہمارا کام نہیں۔

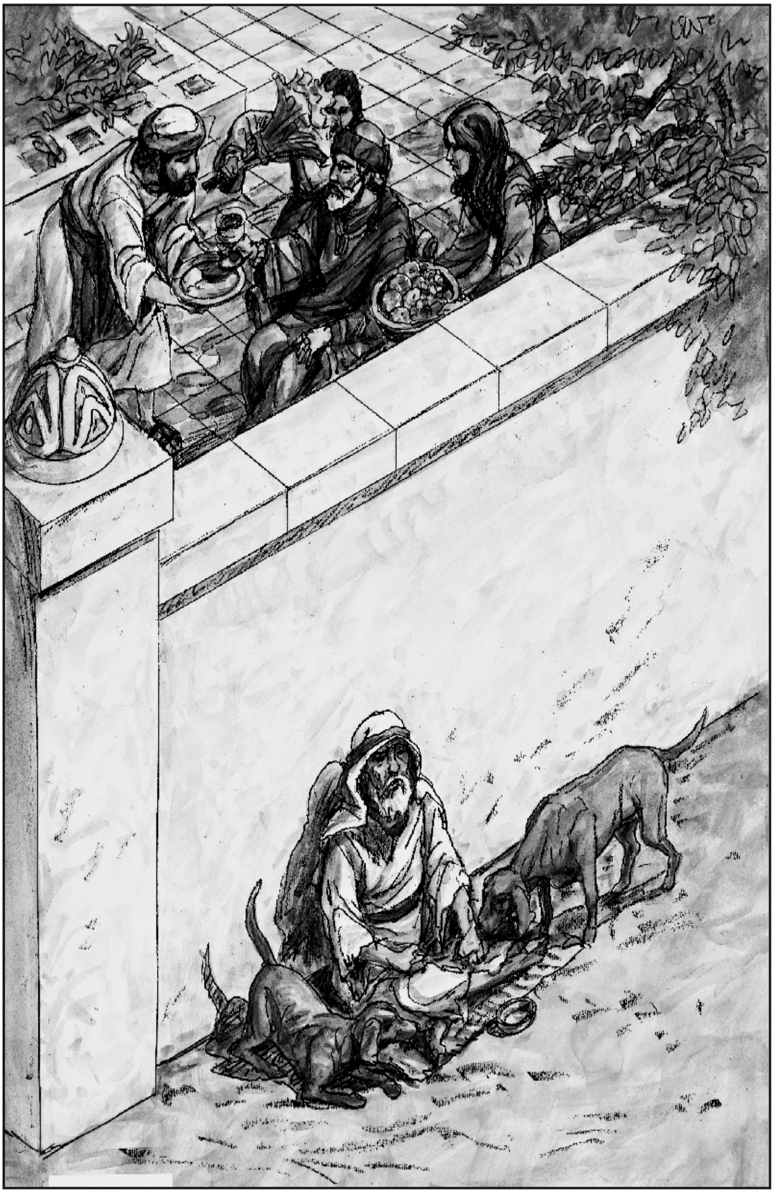

ایک امیر آدمی نے غریب لعزر کی کوئی فکر نہ کی

7۔ ہر اِنسان خواہ وہ کوئی بھی ہو خُدا فرماتا کہ وہ ہمارا...
ہے۔

8۔ ہمیں چاہیے کہ ہم صرف اپنے احوال پر ہی نظر نہ رکھیں بلکہ.................................
کے احوال پر بھی غور کریں اور اُن کو اپنے سے بہتر سمجھیں۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 62 پر ملاحظہ کریں)

جو مطالعہ ابھی ہم کر رہے ہیں ممکن ہے کہ اُس سے ہم یہ محسوس کریں کہ یعقوبؔ ہمیں بہت سی باتوں سے باز رہنے کے بارے میں تعلیم دے رہا ہے۔ لیکن اگر ہمیں ہر وقت یہی بتانا پڑے کہ کیسے کام کرنے ہیں یہ بھی اچھا نہیں۔

یہ بات حقیقت ہے کہ یعقوبؔ خود غرضی اور طرفداری کے بارے میں ایک بلند آواز مُبصر ہے اور وہ ہمیں یہ بتانا چاہتا ہے کہ ہمیں اپنے قوم و فعل میں کیسا ہونا چاہیے، ''مگر جو حکمت اُوپر سے آتی ہے اول تو وہ پاک ہوتی ہے۔ پھر ملنسار، حلیم اور تربیت پذیر۔ رحم اور اچھے پھلوں سے لدی ہوئی۔ بے طرفدار اور بے ریا ہوتی ہے'' (یعقوب 3:17)۔

خُدا کا بندہ یعقوبؔ اُس حکمت کے بارے میں لکھتا ہے، ''جو حکمت آسمان سے آتی ہے اول تو وہ پاک ہوتی ہے''۔ اور حکمت کا مطلب ہے ہر کام کو درست طریقہ سے کرنے کا علم ہونا۔ اِس زمین پر ایک ایسی حکمت ہے جِسے بعض لوگ پسند

کرتے ہیں اور یہ حکمت وہ ہے جِس میں لوگ اپنے ہی احوال کی فکر میں رہتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو اُن کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ دُنیوی حکمت ہے جِس نے بہت سے لوگوں کو مُصیبت میں ڈال رکھا ہے۔ ہم سوچیں کہ کیا ایسا ہی نہیں ہوتا ؟۔

لیکن وہ حکمت جو خُدا ہمیں دیتا ہے دُنیوی حکمت سے فرق ہے۔ آیئے دیکھیں یہ حکمت کِس طرح کارفرما رہتی ہے۔ پہلی بات کہ یہ حکمت پاک ہے۔ جِس کا مطلب ہے کہ یہ دُنیوی معاملات میں یعنی جن کا مقصد خودغرضی ہوتا ہے میں نہیں اُلجھتی بلکہ پورے طور سے دوسرے لوگوں کی فلاح و بہبود چاہتی ہے۔ یہ لوگوں کو آپس کے جھگڑوں میں ڈالنا بھی نہیں چاہتی بلکہ ہمیشہ لوگوں کو آپس میں صلح و یگانگت کی ترغیب دیتی ہے۔ یہ حلیم ہے اور ہر وقت لڑائی جھگڑا کرنے کی منتظر نہیں رہتی بلکہ دوسروں کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آتی ہے۔ یہ دوسروں کیلئے رحم دِلی اور اچھے پھلوں سے لدی ہوتی ہے۔ یہ حکمت بے طرفدار اور بے ریا ہوتی ہے۔ رحمدلی کا مظاہرہ کرتی اور مُخلص ہوتی ہے۔ اور اِس حکمت کے سبب آپ ایسے نیک کام محض دوسروں کو متاثر کرنے کیلئے نہیں کرتے بلکہ آپ حقیقت میں ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ جب آپ ایسے نیک کاموں کی فہرست پر نظر ڈالتے ہیں تو کیا یہ آپ کو کِسی عظیم شخصیت کی یاد دلاتی ہے؟۔ کیا جب یسوعؔ المسیح زمین پر ایک اِنسان بن کر ہمارے درمیان سکونت کر رہا تھا تو کیا اُس نے ایسے کام نہیں کِئے ؟۔ خُدا ہم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ہم بھی یسوعؔ المسیح کے نقشِ قدم پر چلیں اور جب ہم وہ کام کریں گے جو

یسوعؔ المسیح نے کِئے تو ہم بھی دوسرے لوگوں کو اہمیت دیں گے اور خودغرضی کی بجائے اُن کے احوال پر بھی غور کریں گے۔

9۔ دُنیوی حکمت اکثر اوقات ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ صرف................................... ہی احوال پر نظر رکھیں۔

10۔ خُدا کی حکمت کلی طور پر یہ چاہتی ہے کہ..........................لوگوں کی بھلائی ہو۔

11۔ خُدا ہم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ہم بھی یسوعؔ المسیح کے..................پر چلیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 62 پر ملاحظہ کریں)

نظرِثانی

اکثر اوقات جھگڑے اور لڑائیاں اِس لِئے شروع ہو جاتے ہیں کیونکہ اِنسان کے دل میں خودغرض خواہشات ہوتی ہیں۔یعنی اُن چیزوں کے حصول کیلئے جو دوسروں کے پاس ہیں۔ یہ خودغرضی نہ صرف آپ کے باطن میں اُن لوگوں کیلئے نفرت پیدا کرتی ہے جِن کی کِسی چیز کو آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں بلکہ یہ خُدا کے حکموں کے خلاف ایک گناہ بھی ہے۔ اگر ہم کوئی چیز حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم خُدا سے مانگیں لیکن ہم اپنی خودغرض خواہشات کی تکمیل کیلئے دُعا نہ مانگیں ۔ ہم طرفداری کا مظاہرہ بھی نہ کریں یعنی کہ بعض لوگوں کی تو ہم عزت کریں اور دوسروں کو

حقارت کی نِگاہ سے دیکھیں۔ خُدا فرماتا ہے کہ خواہ وہ لوگ کوئی بھی اور کچھ بھی ہوں ہمارے پڑوسی ہیں اور ہمیں چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں سے اپنی مانند محبت رکھیں۔ خُدا کے ارادے ہمارے لِئے ہمیشہ نیک ہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم آسمانی حکمت حاصل کریں جو ہر طرح سے ہماری راہنمائی کرتی ہے تا کہ ہم اپنے مقابلہ میں دوسرے لوگوں کو زیادہ اہمیت دیں۔ کیا یسوعؔ المسیح نے ہماری خاطر ایسے ہی نہیں کیا؟۔ اِس لِئے ہمیں چاہیے کہ ہم بھی دوسروں کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کریں جیسا کہ یسوعؔ المسیح نے ہمارے ساتھ کیا ہے۔

امتحانی سوالنامہ

1۔لڑائیوں جھگڑوں کی جڑ ہماری وہ .... ہیں جِن کا محور ہماری خودغرضی ہے۔

2۔ بجائے اِس کے کہ ہم مختلف چیزوں کے حصول کیلئے لڑائی جھگڑا کریں ہمیں چاہیے کہ اُن چیزوں کو حاصل کرنے کیلئے خُدا سے .... مانگیں۔

3 ۔لیکن اگر ہم اُن چیزوں کو عیش وعشرت کیلئے حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے ارادے .... کے ہیں۔

4۔ایک مسیحی کا دامن .... سے پاک ہونا چاہیے۔

5۔طرفداری کا مطلب ہے چند لوگوں کو .... دینا اور دوسرے لوگوں کو حقیر سمجھنا۔

6۔کسی کو جانچنا کہ وہ .... کے لائق ہے ہمارا کام نہیں۔

7۔ہر اِنسان خواہ وہ کوئی بھی ہو.......................................فرماتا ہے کہ وہ ہمارا پڑوسی ہے۔

8۔ہمیں چاہیے کہ ہم ....احوال پر ہی نظر نہ رکھیں بلکہ دوسروں کے احوال پر بھی غور کریں اور دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھیں۔

9۔دُنیوی ''حکمت'' اکثر ہمیں یہ سِکھاتی ہے کہ ہم صرف ....ہی احوال پر نظر رکھیں۔

10۔خُدا کی..کلی طور پر یہ چاہتی ہے کہ دوسرے لوگوں کی بھلائی ہو۔

11۔خُدا ہم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ہم بھی.......................کے نقش قدم پر چلیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 85 پر ملاحظہ کریں)

؟

صفحہ 54، 58 اور 60 کے جوابات: 1۔خودغرضی ؛ 2۔دُعا ؛ 3۔عیش وعشرت ، ہمارے؛ 4۔خودغرضی ؛ 5۔چند، حقیر ؛ 6۔لائق ؛ 7۔پڑوسی ؛ 8۔دوسروں ؛ 9۔اپنے ؛ 10۔دوسرے ؛ 11۔نقش قدم۔

پانچواں باب

ہم خُدا کی طرف رجوع کریں

گذشتہ ابواب میں ہم نے دیکھا کہ ایک مسیحی اپنے ایمان کا اِظہار کس طرح کرتا ہے۔ یعنی وہ اِس کا اظہار اپنی زبان کو قابو میں رکھنے سے، گناہ کا مقابلہ کرنے سے اور دوسرے انسانوں کے ساتھ بہتر حسنِ سلوک بھی کرتا ہے۔ بے شک ایک مسیحی جب یہ سارے کام کرتا ہے تو اِس بات کا عملی مظاہرہ کرتا ہے کہ وہ خُدا کی

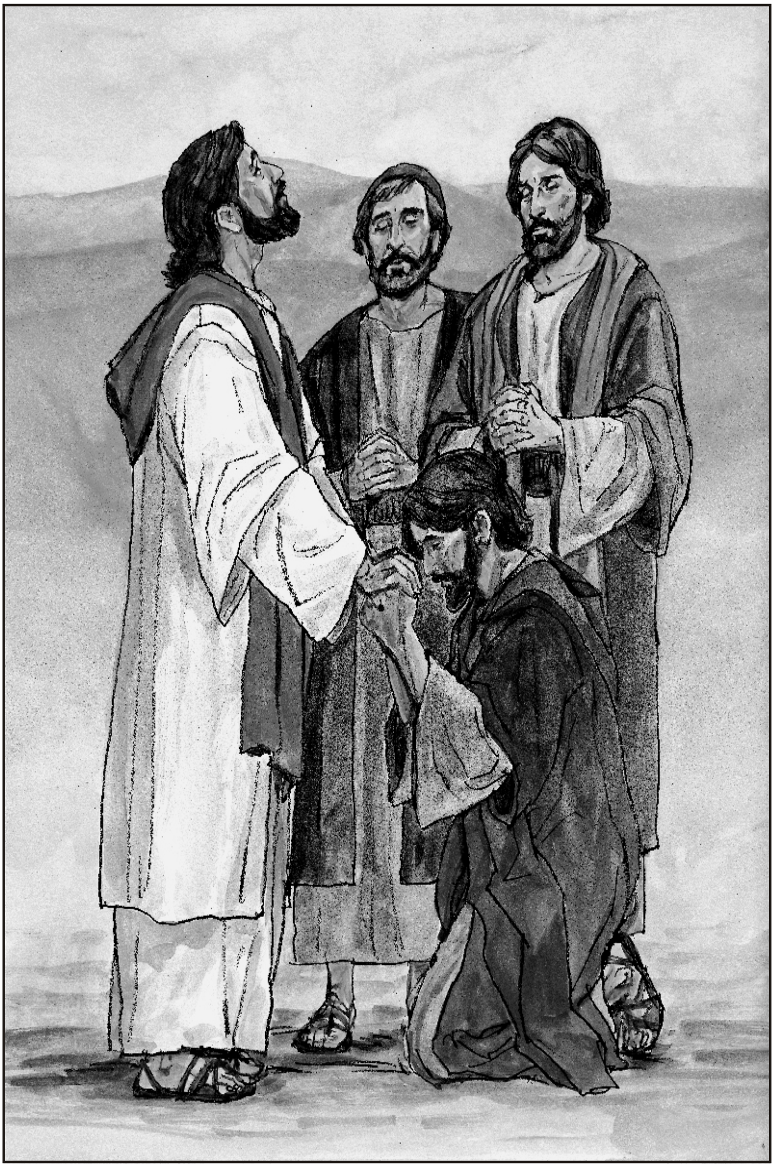

خُداوند یسوع نے اپنے شاگردوں کو دُعا کرنا سکھائی

فرمانبرداری میں جو کچھ بائبل مقدس میں لکھا ہے اُس پر عمل پیرا ہونا چاہتا ہے۔ اِس باب میں ہم اُن خاص باتوں پر غور کریں گے جن سے مسیحی ایمان کا اظہار ہوتا ہے۔ اور وہ خُدا کی طرف رجوع کرنے کیلئے بھی ضروری ہیں۔ اِس باب کے آخر تک آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ:

☆ ہم کِس طرح خُدا سے مناسب طور پر دُعا کریں ؟

☆ ہم کِس طرح خُدا کے سامنے حلیم بنیں ؟ اور

☆ ہم کِس طرح خُدا پر اُمید رکھیں ؟

جب آپ اُن باتوں پر غور کرتے ہیں جو خُدا اور آپ کے مابین ہیں تو شاید آپ کی نظر میں دُعا پہلے نمبر پر آتی ہو۔ ہم جانتے ہیں کہ خُداوند یسوعؔ المسیح نے ہمارے تمام گناہوں کو مِٹا ڈالا ہے جو خُدا اور ہمارے درمیان حائل تھے اور خُداوند کا شکر ہو کہ اب ہم بڑے اعتماد کے ساتھ خُدا سے دُعا کر سکتے ہیں۔ اِس کا مطلب ہے کہ ہمیں پختہ یقین ہے کہ خُدا ہماری دُعائیں ضرور سنتا ہے۔

اِس قسم کے کامل یقین اور اعتماد کو خُدا کا بندہ یعقوبؔ اِن الفاظ کے ساتھ بیان کرتا ہے، ''لیکن اگر تم میں سے کِسی میں حکمت کی کمی ہو تو خُدا سے مانگے جو بغیر ملامت کِئے سب کو فیاضی کے ساتھ دیتا ہے۔ اُس کو دِی جائیگی۔ مگر ایمان سے مانگے اور کچھ شک نہ کرے کیونکہ شک کرنے والا سمندر کی لہر کی مانند ہوتا ہے جو ہوا سے بہتی

اور اُچھلتی ہے۔ ایسا آدمی یہ نہ سمجھے کہ مجھے خُداوند سے کچھ ملے گا۔ وہ شخص دو دِلا ہے اور اپنی سب باتوں میں بے قیام'' (یعقوب 1:5-8)۔

یہاں پر خُدا کے بندہ یعقوبؔ کی چند باتیں غور طلب ہیں۔ آیئے سب سے پہلے دیکھیں کہ یعقوبؔ دُعا کرنے کے بارے میں کیا لکھتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ حکمت حاصل کرنے کیلئے ہمیں دُعا کرنی چاہیے۔ پچھلے باب میں ہم نے سیکھا کہ خُدا کی حکمت کیا ہے۔ اِس قسم کی حکمت دوسروں کو اہمیت دینے اور خُداوند یسوعؔ المسیح کے نقشِ قدم پر چلنے کیلئے ہماری راہنمائی کرتی ہے اور خُدا کی حکمت سے کی گئی دُعا خود غرضی سے پاک دُعا ہوتی ہے جِسے خُدا سننا پسند کرتا ہے۔ اِس لِئے خُدا چاہتا ہے کہ ہم یسوعؔ المسیح کے نقشِ قدم پر چلیں اور دوسرے لوگوں کو بھی اہمیت دیں۔

دوسری بات جو خُدا کا بندہ یعقوبؔ ہمیں یاد دلاتا ہے وہ اُس کی فیاضی کے بارے میں ہے۔ ہمیں کسی قسم کا شک نہیں ہونا چاہیے بلکہ ہم یقین کریں کہ خُدا ہماری دُعائیں فیاضی کے ساتھ ضرور سنے گا کیونکہ اُس کی خوشنودی ایسی دُعا سننے میں ہی ہوتی ہے۔

دراصل خُدا کی فیاضی پر شک وشبہات کا ہماری دُعاؤں سے بالکل کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ بعض اوقات لوگ سوچتے ہیں کہ دُعا کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ وہ اِس طرح دُعا کریں گے، ''اے خُدا، اگر تو خُدا ہے، اگر تو میری دُعا سنے گا'' وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھیں یہ کوئی دُعا نہیں ہے۔ آپ بھی سوچیں کیا یہ ٹھیک ہے؟

آپ کیا محسوس کریں گے اگر کوئی شخص آپ سے مہربانی اور شفقت کی درخوست ایسے ہی کرے جیسے درج بالا شخص خُدا سے دُعا کر رہا ہے؟۔وہ شخص آپ سے یوں کہے اگر آپ واقعی موجود ہیں، اگر آپ سن رہے ہیں، اگر آپ واقعی میری مدد کر سکتے ہیں جیسا کہ آپ نے کہا کہ آپ کر سکتے ہیں وغیرہ؟۔کیا ایسے شخص کی مدد کرنے کیلئے آپ تیار ہوں گے جو آپ پر بھروسہ ہی نہیں رکھتا؟۔اِسی طرح خُدا بھی فرماتا ہے کہ وہ ایسی دُعاؤں کا جواب نہیں دیتا جِن میں شک وشبہات پائے جاتے ہیں۔

1۔خُداوند یسوعؔ المسیح کا شکر ہو جس کی بدولت ہم بڑے.................................. کے ساتھ دُعا کر سکتے ہیں۔

2۔ہمیں چاہیے کہ ہم خُداوند یسوعؔ المسیح کی مانند دُعا کریں اور....................... ....کو اپنے سے بہتر سمجھیں۔

3۔ہماری دُعائیں..سے پاک ہوں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 79 پر ملاحظہ کریں)

خُدا کا بندہ یعقوبؔ ایلیاؔہ کے دِنوں کی مثال دے کر فرماتا ہے کہ جو دُعائیں ایمان سے کی جائیں گی خُدا اُن کا جواب ضرور دے گا،''راستباز کی دُعا کے اثر سے بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ایلیاؔہ ہمارا ہم طبیعت اِنسان تھا۔اُس نے بڑے جوش سے دُعا

کی کہ مینہ نہ برسے۔ چنانچہ ساڑے تین برس تک زمین پر مینہ نہ برسا۔ پھر اُس نے دُعا کی تو آسمان سے پانی برسا اور زمین میں پیداوار ہوئی'' (یعقوب 5:16-18)۔

آپ اپنے آپ سے یہ سوال ضرور پوچھ رہے ہوں گے کہ ''ایلیاہ کیوں چاہتا تھا کہ بارش نہ برسے؟'' ایلیاہ جو پرانے عہد نامہ میں خُدا کا نبی تھا لوگوں کو ایک جھوٹے خُدا کی پرستش کرنے کے گناہ سے روکنا چاہتا تھا۔ وہ جھوٹا خُدا اُن لوگوں کی نظر میں بارش کا دیوتا تھا اِس لِئے ایلیاہ نے یہ سوچا۔ دیوتا کے پجاریوں کو جب اپنے دیوتا کی پرستش کرنے کے باجود چندسال بارش حاصل نہ ہوگی تو اُن کو معلوم ہو جائے گا کہ بارش برسانے کیلئے اُن کا دیوتا ایک جھوٹا خُدا ہے۔ ایلیاہ کا منصوبہ کارآمد ہوا اور آخرکار لوگوں نے بارش کے دیوتا کی پرستش کرنا چھوڑ دی۔

یہ ایک بہت بڑی التجا تھی کہ ''اے خُدا تین سال تک بارش نہ برسے!'' اور پھر تین سال گزرنے کے بعد ایلیاہ نے دُعا کی، ''اے خُدا، اَب بارش برسا!'' اور خُدا نے اُس کی دُعا کو سنا اور جواب بھی دِیا۔ خُدا نے ویسا ہی کیا جو ایلیاہ نے خُدا سے دُعا میں مانگا تھا۔

ایسا کیوں ہوا؟ کیونکہ لکھا ہے، ''راستباز کی دُعا سے بہت کچھ ہوسکتا ہے'' (یعقوب 5:16) ایلیاہ نبی خُدا پر ایمان رکھتا تھا اور وہ جانتا کہ خُدا کا بیٹا اُس کا نجات دہندہ ہے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ جو دُعا کر رہا ہے وہ لوگوں کی بھلائی کیلئے ہے (جھوٹے خُداؤں کی پرستش کرنے سے روکنے کی خاطر) اور پھر جب اُس نے دُعا کی

تو وہ جانتا تھا کہ خُدا یہ دُعا ضرور سنے گا۔ خُدا اُس دُعا کا جواب دینا چاہتا ہے جو ایمان سے کی گئی ہو۔

کیا آپ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ یسوعؔ المسیح آپ کے گناہوں کی خاطر صلیب پر مر گیا؟۔ کیا آپ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا کے پاس قدرت ہے کہ وہ سب کام کر سکتا ہے جو دُعا میں آپ اُس سے مانگتے ہیں؟۔ کیا آپ اِس قسم کی دُعا مانگتے ہیں جو خُدا کی نظر میں درست اور خود غرضی سے پاک ہے؟۔ تو پھر آپ ضرور دُعا مانگیں۔

لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ آپ دُعا کے اثرات کو پورے طور پر نہ سمجھ سکیں۔ اور نتائج بھی حاصل نہ کر سکیں جس طرح ایلیاؔہ کی دُعا نے کا اثر ہوا۔ فرض کریں کہ جیل میں قید ایک شخص اِس طرح دُعا کرتا ہے کہ اے خُداوند، مجھے اِس جیل سے جلدی رہائی دِلا اِس سے میرے خُاندان کی بھلائی ہو گی۔ اور خُدا کا جواب یوں ہو سکتا ہے کہ وہ اُس شخص اور اُس کے خاندان کو حوصلہ اور صبر دے گا تا کہ وہ تھوڑا اور انتظار کر سکیں۔

خُدا ہر انسان کی ضرورتیں پوری کرتا ہے اگرچہ اِنسان نہیں جانتا کہ وہ کیا مانگ رہا ہے۔ ہر اِنسان کو صبر سے خُدا کی مدد اور راہنمائی کا اِنتظار کرنا چاہیے۔ اور خُدا پر مضبوط ایمان کے ساتھ اپنی دُعاؤں کو بلا ناغہ کرنا چاہیے۔ خُدا ہمیں مانگنے سے ایمان کی مضبوطی بھی عطاء کر سکتا ہے۔ اور ہمارے پاس بہت بڑا وسیلہ یسوعؔ المسیح موجود ہے جس کے وسیلے ہماری ہر التجا خُدا باپ کے حضور قبول ہوتی ہے۔

4۔ جو دُعائیں .... سے کی جائیں گی اور خُدا اُن کا جواب ضرور دے گا۔

5۔ خُدا .... سے کی گئی دُعائیں سنتا ہے۔

6۔ خُدا ہر انسان کی .... پوری کرتا ہے اگرچہ اِنسان نہیں جانتا کہ وہ کیا مانگ رہا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 79 پر ملاحظہ کریں)

صبر کرنا بھی خُدا پر بھروسہ اور ایمان رکھنے کا ایک عملی مظاہرہ ہے۔ اکثر اوقات لوگوں کو بُرے حالات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اور اگر مسیحی کسی آزمایش کا شکار ہوجاتا ہے تو خُدا کا بندہ یعقوبؔ فرماتا ہے کہ اُس کی بھی ایک وجہ ہے۔

''اے میرے بھائیو! جب تم طرح طرح کی آزمایشوں میں پڑو۔ تو اِس کو یہ جان کر کمال خوشی کی بات سمجھنا کہ تمہارے اِیمان کی آزمایش صبر پیدا کرتی ہے۔ اور صبر کو اپنا پورا کام کرنے دو تا کہ تم پورے اور کامل ہو جاؤ اور تم میں کِسی بات کی کمی نہ رہے'' (یعقوب 1:2-4)۔

جب آپ مشکلات سے دوچار ہوں تو کیا آپ خوش رہ سکتے ہیں؟۔ اور اِسی طرح جب آپ دُکھ بیماری، غربت اور غمزدگی کا شکار ہوں تو آپ کس طرح خوش ہو

سکتے ہیں؟۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ خُدا اِن حالات میں بھی آپ کیلئے بھلائی پیدا کرے گا اِس لِئے اِن حالات میں بھی آپ خوش ہو سکتے ہیں۔ بائبل مقدس کے ایک اقتباس میں خُدا فرماتا ہے، ''ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مل کر خُدا سے محبت رکھنے والوں کیلئے بھلائی پیدا کرتی ہیں'' (رومیوں 28:8)۔

اِن سب حالات میں اچھی بات جو خُدا ہمارے لِئے کرتا ہے کہ ہم صبر وتحمل کرنا سیکھ جاتے ہیں، ہم اپنی بری عادات کو ترک کر سکتے ہیں اور ہمارا ایمان مضبوط ہو جاتا ہے۔ جبکہ کمزور ایمان والے لوگ صبر وتحمل کا دامن یہ کہتے ہوئے چھوڑ دیتے ہیں کہ خُدا تو میری مدد نہیں کرے گا! یا وہ میری دُعا کو نہیں سُنے گا۔ یقیناً آپ اپنے بارے میں بہتر جانتے ہیں اِس لِئے آپ کیلئے یوں کہنا اتنا آسان نہیں۔

خُدا ہمارے ایمان کو کِس طرح مضبوط کرتا ہے؟۔ جس طرح ہم اپنے جسم کے پٹھوں کو مضبوط کرنے کیلئے ورزش کرتے ہیں یعنی جسم کے پٹھوں سے سخت کام لیتے ہیں اور ورزش کرتے وقت بھاری وزن اُٹھاتے ہیں جو کہ ہمارے لیئے اِتنا آسان نہیں کیونکہ یہ ہمارے جسم کے پٹھوں کیلئے تکلیف دہ ہوتا ہے اور شروع شروع میں ہم بہت زیادہ درد بھی محسوس کرتے ہیں۔ مگر اِس سے ہم بہت خوشی بھی محسوس کرتے ہیں کیونکہ ہمارے جسم کے پٹھے مضبوط ہو رہے ہوتے ہیں اور بڑھ بھی رہے ہوتے ہیں۔

خُدا آپ کے ایمان کو بھی اِسی طرح مضبوط کرتا ہے جب ہم اپنے ایمان کو عملی جامہ پہناتے ہیں تو وہ ایسے حالات و واقعات کو وقوع پذیر ہونے دیتا ہے جو ہمیں

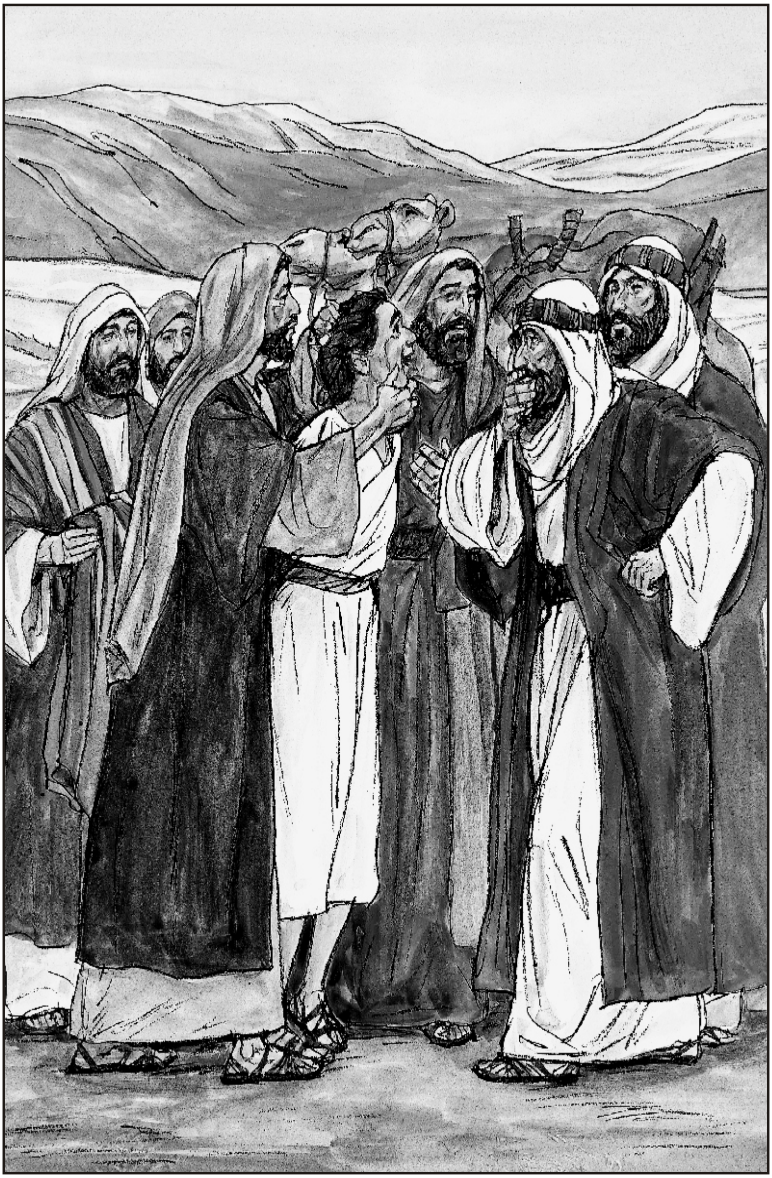

یوسف کے بھائیوں نے اُسے غلامی کیلئے بیچ دیا

صرف اور صرف خُدا پر بھروسہ رکھنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ جب ہم ایک بار ایسا کرتے ہیں تو پھر حالات کیسے بھی ہوں ہم خُدا پر اور زیادہ بھروسہ رکھنا شروع کر دیتے ہیں۔

اِس کیلئے خُدا کا بندہ یعقوبؔ لکھتا ہے، ''پس اے بھائیو! خُداوند کی آمد تک صبر کرو۔ دیکھو۔ کِسان زمین کی قیمتی پیداوار کے اِنتظار میں پہلے اور پچھلے مینہ کے برسنے تک صبر کرتا رہتا ہے۔ تم بھی صبر کرو اور اپنے دِلوں کو مضبوط رکھو کیونکہ خُداوند کی آمد قریب ہے'' (یعقوب 5:7،8)۔

ہم اُمید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں کیونکہ خُدا ضرور آپ کی مدد کیلئے مناسب وقت پر آموجود ہوگا۔ کسان بھی بارش برسنے کا انتظار کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ بارش ضرور ہوگی۔

اِس لِئے ہم بھی خُداوند کا اِنتظار کر سکتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ وہ ہماری مدد کیلئے آ پہنچے گا۔ جِس طرح ہم جانتے ہیں کہ خُداوند یسوعؔ المسیح عدالت کے دِن آئے گا تاکہ ہمیں آسمان پر لے جائے گا۔ کیونکہ آسمان پر کوئی دُکھ تکلیف رنج و غم نہ ہوگا۔

7۔..بھی خُدا پر ایمان کا اِظہار کرنے کا ایک اہم طریقہ ہے۔

8۔خُدا ہمارے.........................کو پروان چڑھانے کیلئے ہمارے
.........................ہی کو اِستعمال میں لاتا ہے۔

9 ۔ہمیں ....کا دامن کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے
کیونکہ خُدا مناسب وقت پر ہماری مدداور راہنمائی کرے گا۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 79 پر ملاحظہ کریں)

اگر ہمیں مشکلات اور آزمایشوں کا سامنا نہ بھی کرنا پڑے تو بھی خُدا پر ہمارے ایمان کا اظہار ہماری سوچوں کے مطابق ہوسکتا ہے۔ایک مثال پر غور کریں:

''تم جو یہ کہتے ہو کہ ہم آج یا کل فلاں شہر میں جا کر وہاں ایک برس ٹھہریں گے اور سوداگری کر کے نفع اُٹھائیں گے۔اور یہ جانتے نہیں کہ کل کیا ہوگا۔ذرا سنو تو! تمہاری زندگی چیز ہی کیا ہے؟ بُخارات کا سا خیال ہے ۔ابھی نظر آئے ۔ابھی غائب ہو گئے ۔یوں کہنے کی جگہ تمہیں یہ کہنا چاہیے کہ اگر خُداوند چاہے تو ہم زندہ بھی رہیں گے اور یہ یا وہ کام بھی کریں گے۔مگر اب تم اپنی شیخی پر فخر کرتے ہو۔ایسا سب فخر بُرا ہے۔پس جو کوئی بھلائی کرنا جانتا ہے اور نہیں کرتا اُس کیلئے یہ گناہ ہے'' (یعقوب 4:13-17)۔

جب خُدا پر ہمارا ایمان اتنا مضبوط ہوگا جتنا ہونا چاہیے تو پھر ہم ہر وقت خُدا کے بارے میں سوچ وبچار کرنا شروع کر دیں گے۔اگر ہم اپنے مستقبل کے بارے

میں کوئی منصوبہ بنا رہے ہوں گے تو ہم یہ نہیں بھولیں گے کہ ہر کام میں خُدا کا حکم ہی حرفِ آخر ہے۔

آپ کیلیئے سوال ہے کہ آئندہ روز یا آئندہ ماہ یا اگلے دوسال میں آپ کون سا کام کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں؟۔ بہت سے لوگ ایسے منصوبے بناتے ہیں جیسے اُن کے مستقبل کا اختیار اُن کے اپنے ہی پاس ہے۔ مسیحی لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہم اِس زمین پر چند سالوں کیلیئے آئے ہیں اور ہمارے پاس اپنے مستقبل کو سنوارنے کا کوئی اختیار نہیں۔(جِس طرح صبح کے وقت دھند بخارات خود یہ تعین نہیں کر سکتے کہ کتنی دیر تک فضا میں چھائے رہیں گے!)

بائبل مقدس میں زبورنویس لکھتا ہے،''میرے ایام تیرے ہاتھ میں ہیں۔ مجھے میرے دشمنوں اورستانے والوں کے ہاتھ سے چھڑا'' (زبور 15:31)۔ہم جانتے ہیں کہ سب کام جووقوع پذیر ہونے والے ہیں وہ خُدا کے اختیار میں ہیں۔ہم اپنے لِئے منصوبے تو بناتے ہیں لیکن یہ بھی یاد رکھتے ہیں کہ حرفِ آخر خُدا کا فیصلہ ہی ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ خُدا چاہے اور ہم دوسرے شہر جائیں، ایک سال وہاں ٹھہریں اور روپیہ کمائیں۔اور یہ بھی ممکن ہے کہ خُدا کے منصوبے اِس سے مختلف ہوں۔

اگر ہم اپنے مستقبل کے منصوبوں پر فخر کریں تو مغرور اور شیخی باز ہیں۔لیکن اگر ہم اپنے لِئے منصوبے بناتے ہیں اور سب کو بتاتے ہیں کہ اِس منصوبے میں خُدا کی مرضی لازمی امر ہے تو اِس سے بھی ہم خُدا پر اپنے مضبوط ایمان کا اظہار کرتے ہیں۔

10۔جب ہم اپنے مستقبل کیلئے منصوبے بناتے ہیں تو ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ خُدا کا فیصلہ ہی حرفِ.............................ہے۔

11۔ہم جانتے ہیں کہ سب کام جو وقوع پذیر ہونے والے ہیں وہ خُدا کے........... ....میں ہیں۔

12۔جب ہم ہر کسی کو یہ بتاتے ہیں کہ خُدا کا فیصلہ یا اُس کی مرضی ہی حرفِ آخر ہے تو ہم خُدا پر اپنے مضبوط..................................کا برملا اظہار کرتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 79 پر ملاحظہ کریں)

نظرِ ثانی

ہمیں پورے اعتماد اور بھروسے کے ساتھ خُدا سے دُعا کرنی چاہیے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ ہماری دُعاؤں کا جواب دے گا۔ہم خود غرضی سے پاک ہو کر اُن باتوں کیلئے دُعا کر سکتے ہیں جو خُدا ہمیں دینا چاہتا ہے(جیسے خود غرضی مُبرّا ہونے کا عظیم تحفہ)۔

ہم جانتے ہیں کہ خُدا ہماری دُعاؤں کا جواب ضرور دے گا کیونکہ خُداوند یسوؔع المسیح ہمارے گناہوں کی خاطر مر گیا اور خُدا نے اُس کے وسیلے سے ہماری دُعاؤں کو سننے کا وعدہ کیا ہے۔

بعض اوقات خُدا ہمیں دُعا کے جواب کا انتظار کرنے دیتا ہے اور اُس دوران میں ہم نامسائد حالات سے دوچار بھی رہتے ہیں۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسے حالات سے گزارنے سے خُدا ہمارے ایمان کو مضبوط کرتا ہے۔ وہ ہمیں اس لائق بناتا ہے کہ ہم اُس پر بھروسہ رکھیں ۔ اور پھر مستقبل میں ہم سب باتوں میں اُس پر بھروسہ کرنے کیلئے مستعد رہتے ہیں۔

اگرچہ ہم مشکل حالات سے دوچار نہ بھی ہوں تو بھی یہ ایمان مستقبل میں ہماری سوچوں اور خیالات میں ہماری راہنمائی کریگا۔ ہم اپنے لِئے منصوبے تو بنا سکتے ہیں لیکن یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اُن سب میں خُدا ہی قادرِ مطلق اور اختیار والا ہے۔ ہمیں کوئی شکوہ شکایت نہیں کیونکہ ہمارا اِیمان مضبوط ہے اور ہم اپنی زِندگی کی ہر بات میں اُس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

امتحانی سوالنامہ

1۔...............................کا شکر ہو کیونکہ ہم اُس کے وسیلہ بڑے اعتماد کے ساتھ دُعا کر سکتے ہیں۔

2۔ہمیں چاہیے کہ ہم خُداوند یسوعؔ المسیح کی مانند دُعا کریں اور........................ کو اپنے سے بہتر سمجھیں۔

3۔ہماری دُعائیں...سے پاک ہوں۔

4۔جو دُعائیں ....سے کی جائیں گی خُدا اُن کا جواب ضرور دے گا۔

5۔خُدا ....سے کی گئی دُعا کو سننا چاہتا ہے۔

6۔خُدا ہر انسان کی..پورا کرتا ہے۔

7۔...............................کرنا بھی خُدا پر ایمان کا اظہار کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

8خُدا ہمارے.................................کو پروان چڑھانے کیلئے .... ہی کو استعمال میں لاتا ہے۔

9۔ہمیں ....کا دامن کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے کیونکہ خُدا مناسب وقت پر ہماری مدد اور راہنمائی کرے گا۔

10۔جب ہم اپنے مستقبل کیلئے منصوبے بناتے ہیں تو ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ خُدا کا فیصلہ ہی حرفِ..............................ہے۔

11۔ہم جانتے ہیں کہ سب کام جو وقوع پذیر ہونے والے ہیں خُدا کے.. میں ہیں۔

12۔جب ہم ہر کسی کو یہ بتاتے ہیں کہ خُدا کا فیصلہ یا اُس کی مرضی ہی حرفِ آخر ہے تو ہم خُدا پر اپنے مضبوط..................................کا برملا اظہار کرتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 85 پر ملاحظہ کریں)

؟

صفحہ 67، 74 اور 76 کے جوابات: 1۔اعتماد ؛ 2۔دوسروں ؛ 3۔شک وشبہات ؛ 4۔ایمان ؛ 5۔ایمان ؛ 6۔ضرورتیں ؛ 7۔صبر وتحمل ؛ 8۔ایمان، ایمان؛ 9۔اُمید ؛ 10۔آخر ؛ 11۔اختیار ؛ 12۔ایمان۔

تشریحات

مشکل الفاظ کے معنی

حکمت	عقل اور دانائی
دِھیرا	آہستہ
فُضلہ	گندگی
زبان کو لگام دینا	زبان کو قابو میں رکھنا
خُداوند ذُ الجلال	جلال والا خُدا
میلے کچیلے	گندے
برگزیدہ	پاک
گھسیٹ کر	کھینچ کر
نوشتہ	خُدا کا کلام
شریعت کا عدول	شریعت کی نافرمانی

خون کرنا	قتل کرنا
قربان گاہ	قربان کرنے کی جگہ
فاحشہ	بدکار عورت
تن	بدن
تھرتھراتے	ڈرتے اور کانپتے
رب الافواج	خُداوند خُدا
پوشاک	لباس
واویلا	ماتم
مبلغ	تبلیغ کرنے والا
دُنیا کے نشیب وفراز	دُنیا کے بدلتے حالات
وسوخ	اعتماد

حتیٰ المقدور	پورے طور سے
ہاتھا پائی	ہاتھ پاؤں سے لڑنا
گتھم گتھا	ہاتھ پاؤں کی لڑائی جس میں لڑنے والے زمین پر گر جاتے ہیں
جنگجو	لڑائی کرنے میں ماہر
دِلکش	خوبصورت
سیر ہونا	پیٹ بھر کر روٹی کھانا
منشیات	نشہ آور اِشیاء
شیاطین	شیطان کی جمع
سدھارنے	ٹھیک کرنے
لعن طعن کرنا	لعنت بھیجنا
تحمل	صبر
وقوع پذیر	واقع ہونا

حُسن سلوک	برتاؤ
غم زدگی	دُکھ اور غم
سوداگری	کاروبار
شفقت	مہربانی

اِمتحانی جوابات

پہلا باب (صفحہ 21-22)

1۔ایماندار ؛ 2۔مردہ ؛ 3۔باتوں ؛ 4۔نیک ؛ 5۔یسوعؔ المسیح ؛ 6۔فطرت ؛ 7۔دھوکا؛
8۔یسوعؔ المسیح ؛ 9۔نیک ؛ 10۔مضبوط ؛ 11۔ایمان۔

دوسرا باب (صفحہ 34-35)

1۔گناہ ؛ 2۔بُری ؛ 3۔لطف اندوز؛ 4۔ہمارا ؛ 5۔کلام ؛ 6۔بائبل مقدس ؛ 7۔پڑھنا ؛
8۔گناہ ؛ 9۔آسان ؛ 10۔شریعت؛ 11۔ جہنم۔

تیسرا باب (صفحہ 47-48)

1۔زبان ؛ 2۔شیخی ؛ 3۔زبان ؛ 4۔داغ ؛ 5۔بےقابو ؛ 6۔ایمان ؛ 7۔بدعا ؛
8۔شبیہ ؛ 9۔دوسرے لوگوں ؛ 10۔چشمہ ؛ 11۔حمد و ستائش ؛ 12۔خُدا

چوتھا باب (صفحہ 61-62)

1۔خواہشات ؛ 2۔دُعا ؛ 3۔خودغرضی ؛ 4۔خودغرضی ؛ 5۔عزت ؛ 6۔عزت ؛ 7۔خُدا ؛
8۔اپنے ؛ 9۔اپنے ؛ 10۔حکمت ؛ 11۔یسوعؔ المسیح

پانچواں باب (صفحہ 78-79)

1۔یسوعؔ المسیح ؛ 2۔دوسروں ؛ 3۔شک وشبہات ؛ 4۔اعتماد/ایمان ؛ 5۔اعتماد ؛
6۔ضروریات ؛ 7۔صبروتحمل ؛ 8۔ایمان ، ایمان ؛ 9۔اُمید ؛ 10۔آخر ؛ 11۔اختیار ؛
12۔ایمان

نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ

مبارک ہو! آپ نے اِس کتاب کا مطالعہ مکمل کرلیا ہے۔اب آپ یہ ظاہر کر سکتے ہیں کہ آپ کا ایمان بھی ایک زندہ ایمان ہے۔ اِس کتاب کے تمام ابواب کے امتحانات کو دوبارہ پڑھیں خاص کر وہ سوالات جن کے جوابات لکھنے میں آپ نے غلطی کی۔اُن مقاصد کو بھی دوبارہ پڑھیں جو ہر باب کے شروع میں درج ہیں۔ جب آپ کو یقین ہو جائے کہ آپ سب باتیں اچھی طرح سمجھ گئے ہیں تو ''نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ'' کے جوابات لکھیں۔

اِس کتاب کو کھولے بغیر ''نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ'' پُر کریں ۔ جب اُسے پُر کرلیں تو کتاب کے آخری صفحہ پر دیئے گئیے پتہ پر بذریعہ ڈاک ارسال کردیں یا متعلقہ شخص کو دیں۔

آپ اِس سلسلہ وار مطالعہ کتب کی اور کتابیں بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

زندہ اِیمان

''نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ''

1۔ خُدا کا بندہ یعقوبؔ فرماتا ہے کہ اگر ہم میں سے کوئی...
ہولیکن کوئی نیک کام نہ کرتا ہو تو ایسا ایمان بے کار ہے۔

2۔ ایسا ایمان اپنی ذات سے..................ہے جِس کے ساتھ نیک اعمال نہ ہوں۔

3۔ ایک مسیحی اپنے ایمان کا اِظہار..اعمال سے کرتا ہے۔

4۔ ایمان اُن حالات و واقعات کو محض جاننے سے بڑھ کر ہے جو..............................
..................................کے بارے میں بائبل مقدس میں مرقوم ہیں۔

5۔ نجات بخش ایمان آپ کو ایسے کام کرنے کیلئے اُبھارتا ہے جو ایک...................
.....................................کو کرنے لازمی ہیں۔

6۔ اگر آپ............................ہیں لیکن آپ نیک کام کرنے کی کوشش نہیں
کرتے تو آپ خود کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

7۔ جب ہمارے دِل میں یہ نجات بخش...
ہے تو پھر ہم نیک کام کرنے کی..بھی
کریں گے۔

8۔ ہمارا اِیمان جتنا زیادہ..................................ہوگا اُس کے موجب ہم زیادہ
نیک کام کریں گے۔

9۔اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وہ ایماندار ہے اور وہ نیک کام کرنے کی خواہش نہیں رکھتا تو اُس کا ایمان.............................. ہے۔

10۔یعقوبؔ فرماتا ہے کہ ہم اُس وقت گناہ کرتے ہیں جب ہم اپنی بری ....میں کھنچ کر پھنس جاتے ہیں۔

11۔لوگ گناہ کرتے ہیں کیونکہ وہ اُس سے.............................. ہوتے ہیں۔

12۔خُدا کی شریعت کا مطالعہ کرنا ایسے ہی ہے جیسے ایک................. میں خود کو دیکھنا۔

13۔آپ کو خُدا کا کلام صرف پڑھنا ہی نہیں چاہیے بلکہ اُس کی.................... بھی کرنی چاہیے۔

14۔ہمیں چاہیے کہ ہم اُن لوگوں کی ہر ممکن................. کریں جو گناہ میں مبتلا ہیں۔

15۔خُدا نہیں چاہتا کہ کوئی شخص گناہ میں ہلاک ہو اور................. میں ڈالا جائے۔

16۔آپ کی.. آپ کے پورے جسم کو داغ لگا سکتی ہے۔

17۔اگر ہم اپنی زبان کو قابو میں نہ کریں تو لوگ سوچیں گے کہ ہم مسیحی ....سنجیدہ نہیں۔

18۔اگر خُدا عزت اور تعظیم کے لائق ہے تو پھر ہر انسان جو اُس کی........................ پر خلق کیا گیا ہے عزت کے لائق ہے۔

19۔اگر آپ لوگوں کو بُرا بھلا کہتے ہیں تو ایک طرح سے آپ........................ کو بُرا بھلا کہتے ہیں۔

20۔آپ کِسی دوسرے اِنسان پرلعن طعن کرنے کے بعد یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ کی زبان خُدا کی.......................کرنے کیلیئے پاک ہے۔

21۔لڑائیوں اور جھگڑوں کی جڑ ہماری وہ خواہشات ہیں جِن کا محور ہماری.......................

.......................ہے۔

22۔طرفداری کا مطلب ہے چندلوگوں کوعزت دینا اور باقی لوگوں کو.......................

سمجھنا۔

23۔کِسی شخص کو جانچنا کہ وہ.......................کے لائق ہے ہمارا کام نہیں۔

24۔ہرانسان خواہ وہ کوئی بھی ہو خُدا فرماتا ہے کہ وہ ہمارا.......................ہے۔

25۔ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے احوال پر ہی نظر نہ رکھیں بلکہ.......................

کے احوال پر بھی غور کریں اور دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھیں۔

26۔خُداوند یسوعؔ المسیح کا شکر ہو کہ ہم بڑے اعتماد کے ساتھ.......................

کرسکتے ہیں۔

27۔ہمیں چاہیے کہ ہم ....کی مانند دُعا کریں اور

دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھیں۔

28۔ ہماری دُعائیں .... سے

پاک ہوں۔

29۔جو دُعائیں ایمان سے کی جائیں گی خُدا اُنکا.......................ضرور دے گا۔

30۔صبر وتحمل بھی خُدا پر اپنے.......................کا اظہار کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

31۔ خُدا ہمارے..............................کو پروان چڑھانے کیلئے ایمان ہی کو استعمال لاتا ہے۔

32۔ ہمیں اُمید کا دامن کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے کیونکہ خُدا مناسب وقت پر ہماری..............................کرے گا۔

33۔ جب ہم اپنے مستقبل کیلئے منصوبے بناتے ہیں تو ہم یہ نہ بھولیں کہ خُدا کا فیصلہ ہی حرفِ..............................ہے۔

34۔ جب ہم یہ کسی کو بتاتے ہیں کہ خُدا کا فیصلہ یا اُس کی مرضی ہی.............................. ہے تو ہم خُدا پر اپنے مضبوط ایمان کا برملا اظہار کرتے ہیں۔

برائے مہربانی درج ذیل معلومات تحریر کریں۔

رولنمبر..............................نام:..............................ولدیت..............................

عمر..............................تعلیم..............................

فون نمبر..............................موبائل نمبر..............................

مکمل پتہ..............................

....

ای میل..............................

برائے مہربانی ہمیں اِس کورس کے متعلق اپنی رائے سے آگاہ کریں۔

....

....

تعلیماتِ بائبل مُقدّس کی سِلسِلہ وار کُتب

دوسرا کورس

یہ کورس
درج ذیل کُتب پر مشتمل ہے

13۔ باپ کی محبت

14۔ زندہ اِیمان

15۔ خُدا نے اُن کو نُور و ناری پیدا کیا

16۔ موت کے بعد زندگی

17۔ خُدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا

18۔ یوحنّا کی اِنجیل

19۔ اماؤس کی راہ

20۔ رُومیوں کے نام خط

21۔ فضل کے ذرائع

22۔ مسیحی کلیسیاء

23۔ خُداوند یسوعؔ مسیح کی تمثیلیں

24۔ ایمان لاؤ زندگی پاؤ

تعلیماتِ بائبل مُقدّس کی سِلسِلہ وار کُتب کے اضافی کورس اِس کِتاب کے آخری صفحہ پر درج پتہ پر میسر ہیں

Printed In Pakistan

مزید معلومات کیلئے

یا مزید کورسز کے حصول کیلئے درج ذیل پتہ پر لکھیں۔

بائبل کارسپانڈنس اینڈ ٹیچنگ سکول

پوسٹ بکس 6#

ساہیوال 57000

Living Faith - Urdu
Copyright © 2011
Printed in Pakistan